सा विद्या या विमुक्तये

१९६७ २०१७

बालभारती

सुवर्णमहोत्सव

تعارفِ اُردو

چھٹی جماعت

پہلا ایڈیشن : 2016

© مہاراشٹر راجیہ پاٹھیہ پستک نرمتی وابھیاس کرم سنشودھن منڈل، پونہ-۴

نئے نصاب کے مطابق مجلسِ ادارت اور مجلسِ مشاورت نے اس کتاب کو ترتیب دیا ہے۔ اس کتاب کے جملہ حقوق مہاراشٹر راجیہ پاٹھیہ پستک نرمتی وابھیاس کرم سنشودھن منڈل، پونہ کے حق میں محفوظ ہیں۔ اس کتاب کا کوئی بھی حصہ ڈائرکٹر، مہاراشٹر راجیہ پاٹھیہ پستک نرمتی وابھیاس کرم سنشودھن منڈل کی تحریری اجازت کے بغیر شائع نہ کیا جائے۔

پیش لفظ

بچوں کے لیے مفت اور لازمی تعلیم کے حق کا قانون ۲۰۰۹ء اور درسیات کا قومی خاکہ ۲۰۰۵ء کو مدِنظر رکھ کر ریاست مہاراشٹر میں پرائمری تعلیم کا نصاب ۲۰۱۲ء تیار کیا گیا ہے۔ ادارہ بال بھارتی نے تعلیمی سال ۲۰۱۵ء میں حکومت مہاراشٹر کے منظور کردہ اس نصاب پر مبنی غیر اُردو میڈیم کی چھٹی جماعت کے لیے 'تعارفِ اُردو' کے نام سے زباندانی کی کمپوزٹ کتاب (۵۰ مارکس) تیار کی ہے۔ اس کتاب کو پیش کرتے ہوئے ہمیں بے حد مسرت ہورہی ہے۔

درس و تدریس کا عمل طفل مرکوز ہو، خود آموزی پر زور دیا جائے اور یہ عمل مسرت بخش ہو، اس وسیع زاویۂ نظر کو سامنے رکھ کر یہ کتاب تیار کی گئی ہے۔ پرائمری تعلیم کے مختلف مراحل پر طالب علم کون سی ممکنہ صلاحیتوں کو حاصل کرے، اس کی وضاحت تعلیم و تعلّم کے دوران ہونی چاہیے۔ اس کے لیے درسی کتاب میں ممکنہ لسانی صلاحیتوں کے ضابطے شامل کیے گئے ہیں۔

پرائمری سطح کے طلبہ کی عمر کے لحاظ سے اور ان کے جذبات واحساسات کے مطابق نظم ونثر اسباق درسی کتاب میں شامل کیے گئے ہیں۔ زباندانی کی مہارت کو فروغ دینے کے لیے کتاب میں نئی طرز کی حامل مشقوں اور سرگرمیوں/منصوبوں کو شامل کرنے پر خصوصی توجہ دی گئی ہے۔ سننا، بولنا، تقریر کرنا، پڑھنا اور لکھنا ان لسانی مہارتوں کو زیادہ ترقی دینے کے لیے 'پہلے پہلی بات'، 'جان پہچان'، 'تلاش وجستجو'، 'خود آموزی'، 'ہم یہ کرسکتے ہیں'، 'آیئے غور کریں' وغیرہ ذیلی مشقیں شامل کی گئی ہیں۔ ان عنوانات کے تحت دی گئی مشقوں سے طلبہ کے تلاش و تجسس، غوروخوض اور عملی استعداد کو فروغ حاصل ہوگا۔ 'آیئے، زبان سیکھیں' عنوان کے تحت قواعد کی اکائیوں کو آسان طریقے سے سمجھایا گیا ہے۔ طلبہ نئے لفظوں اور محاوروں کا استعمال بآسانی کرسکیں، نیز قواعد سے ان کی دلچسپی بڑھے، اس لیے یہ تمام مشقیں دلچسپ اور آسان رکھی گئی ہیں۔ درسی اکائیوں کو کس طرح روبہ عمل لائیں، اس کی رہنمائی کے لیے اساتذہ کو کتاب کے مختلف اسباق کے آخر میں ہدایات دی گئی ہیں۔

اُردو زبان کے ماہرین کی مجلسِ ادارت ومجلسِ مشاورت اور مصور کی مخلصانہ کوششوں کے نتیجے میں یہ کتاب تیار ہوئی ہے۔ کتاب کو حتی الامکان معیاری اور بے عیب بنانے کے لیے مہاراشٹر کے مختلف علاقوں کے منتخب اساتذہ، ماہرینِ تعلیم اور ماہرینِ زبان کی خدمت میں اس کتاب کا مسودہ برائے تبصرہ پیش کیا گیا تھا۔ ان کے پیش کردہ مشوروں اور تجاویز کی روشنی میں مسودے میں ضروری ترمیم کرکے اسے قطعی شکل دی گئی ہے۔

اِدارہ اُردو لسانی کمیٹی کے تمام اراکین کا بھی شکریہ ادا کرتا ہے جن کے ہمہ وقت تعاون سے یہ کتاب پایۂ تکمیل کو پہنچی ہے۔ نیز مصوّر اور مجلسِ مشاورت کی محنتِ شاقہ کی بدولت ہی یہ کام تکمیل کو پہنچ سکا ہے۔ اِدارہ ان کا خصوصی طور پر ممنون ہے۔

توقع ہے کہ طلبہ، اساتذہ اور سرپرست اس کتاب کا خیر مقدم کریں گے۔

پونہ

مورخہ: ۹؍ مئی ۲۰۱۶ء

۱۹؍ ویشاکھ ۱۹۳۸

(ڈاکٹر سنیل مگر)

ڈائرکٹر

مہاراشٹر راجیہ پاٹھیہ پستک نرمتی و ابھیاس کرم سنشودھن منڈل، پونہ-۴

مجلسِ ادارت :

- ڈاکٹر سیّد یحییٰ نشیط (صدر)
- سلیم شہزاد (رکن)
- سلام بن رزّاق (رکن)
- احمد اقبال (رکن)
- ڈاکٹر قمر شریف (رکن)
- مشتاق بونجکر (رکن)
- ڈاکٹر محمد اسداللہ (رکن)
- بیگم ریحانہ احمد (رکن)
- فاروق سیّد (رکن)
- خان نوید الحق انعام الحق (رکن سکریٹری)

Co-ordinator:
Khan Navedul Haque Inamul Haque
Special Officer for Urdu, Balbharati

Production:
Sachchitanand Aphale,
Chief Production Officer
Sandeep Ajgaonkar, Prod. Officer

D.T.P. & Layout:
Asif Nisar Sayyed
Yusra Graphics, Shop No. 5,
Anamay, 305, Somwar Peth, Pune 11

Artist: Shri Rajendra Girdhari

Cover: Asif Nisar Sayyed

Paper: 70 GSM Creamwove

Print Order:

Printer:

Publisher:
Shri Vivek Uttam Gosavi
Controller,
M.S. Bureau of Textbook Production,
Prabhadevi, Mumbai - 400 025

محکمۂ تعلیمات سے منظور شدہ تحت نمبر

م۔ر۔ش۔س۔پر۔پ/اَ۔وی۔وی۔/ش۔پر/۲۰۱۵-۱۶ء/۱۶۷۳

مؤرّخہ ۶/اپریل ۲۰۱۶ء

تعارفِ اُردو

چھٹی جماعت

کمپوزٹ کورس

مہاراشٹر راجیہ پاٹھیہ پستک نرمتی وابھیاس کرم سنشودھن منڈل، پونہ

بھارت کا آئین

تمہید

ہم بھارت کے عوام متانت وسنجیدگی سے عزم کرتے ہیں کہ بھارت کو
ایک **مقتدر سماج وادی غیر مذہبی عوامی جمہوریہ** بنائیں
اوراس کے تمام شہریوں کے لیے حاصل کریں :
انصاف، سماجی ، معاشی اور سیاسی ؛
آزادی خیال، اظہار، عقیدہ ، دین اور عبادت ؛
مساوات بہ اعتبارِ حیثیت اور موقع ،
اوران سب میں
اُخوت کو ترقّی دیں جس سے فرد کی عظمت اورقوم کے اتحاد اور
سالمیت کا تیقّن ہو؛
**اپنی آئین ساز اسمبلی میں آج چھبّیس نومبر ۱۹۴۹ء کو یہ آئین
ذریعۂ ہٰذا اختیار کرتے ہیں،
وضع کرتے ہیں اوراپنے آپ پر نافذ کرتے ہیں۔**

راشٹر گیت

جَن گَن مَن – اَدِھ نایک جَیَہ ہے
بھارَت – بھاگْیَہ وِدھاتا۔

پَنْجاب، سِندُھ، گُجرات، مَراٹھا
دراوِڑ، اُتکَل، بَنگ،

وِندھیہ، ہِماچَل، یَمُنا، گنگا،
اُچّھل جَل دِھ تَرَنگ،

تَوَشُبھَ نامے جاگے، تَوَشُبھ آ ِشَس ماگے،
گاہے تَوَجَیَہ گاتھا،

جَن گَن منگل دایَک جَیَہ ہے،
بھارَت – بھاگْیَہ وِدھاتا۔

جَیَہ ہے، جَیَہ ہے، جَیَہ ہے،
جَیَہ جَیَہ جَیَہ، جَیَہ ہے۔

عہد

بھارت میرا ملک ہے۔سب بھارتی میرے بھائی اور بہنیں ہیں۔

مجھے اپنے وطن سے پیار ہے اور مَیں اس کے عظیم و گونا گوں وِرثے پر فخر محسوس کرتا ہوں۔مَیں ہمیشہ اِس ورثے کے قابل بننے کی کوشش کروں گا۔

میں اپنے والدین، استادوں اور بزرگوں کی عزّت کروں گا اور ہر ایک سے خوش اخلاقی کا برتاؤ کروں گا۔

میں اپنے ملک اور اپنے لوگوں کے لیے خود کو وقف کرنے کی قسم کھاتا ہوں۔ اُن کی بہتری اور خوش حالی ہی میں میری خوشی ہے۔

فہرست

۱۔	حمد	نظم	خدا کی تعریف	۱
۲۔	حضرت خواجہ نظام الدین اولیاؒ	مضمون	مذہبی شخصیت	۳
۳۔	ایلس کا خواب	ترجمہ	تصوّراتی	۶
۴۔	تارے اور پھول	نظم	تصوّراتی	۹
۵۔	چالاک گدھا	کہانی	مزاحیہ	۱۱
۶۔	آؤ بچّو	نظم	اخلاقیات	۱۳
۷۔	بوٹ پالش والا	کہانی	محنت کی عظمت	۱۵
۸۔	دریا کنارے چاندنی	نظم	قدرتی مناظر	۱۸
۹۔	پانی - ایک نعمت	کہانی	ماحولیات	۲۱
۱۰۔	خوشیوں کے تہوار	نظم	یکجہتی	۲۳
۱۱۔	عبدالرزّاق اسماعیل کالسیکر	مضمون	سماجی شخصیت	۲۵
۱۲۔	کتابیں	نظم	مطالعہ کا شوق	۲۸
۱۳۔	پرندوں کا دوست	مضمون	سائنسی شخصیت	۳۰
۱۴۔	میرا وطن	نظم	وطنی	۳۴
۱۵۔	کمپیوٹر	ڈراما	جدید ٹیکنالوجی	۳۷

حمد

حفیظؔ جالندھری

پہلی بات : دنیا کی تمام چیزیں اللہ تعالیٰ نے بنائی ہیں۔ یہ چیزیں انسان کو فائدہ پہنچاتی ہیں۔ چاہے وہ جنگل ہوں یا دریا، بارش ہو یا ہوا، جانور ہوں یا بیل بوٹے۔ آدمی اپنے فائدے کے لیے ان کا استعمال کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی تعریف میں کہی گئی نظم کو حمد کہتے ہیں۔

اے دو جہاں کے والی — اے گلشنوں کے مالی
ہر چیز سے ہے ظاہر — حِکمت تِری نِرالی

یہ سلسلہ جہاں کا — دنیا کے گلستاں کا
پھولوں بھری زمیں کا — تاروں کا ، آسماں کا

سارا ہے کام تیرا
پیارا ہے نام تیرا

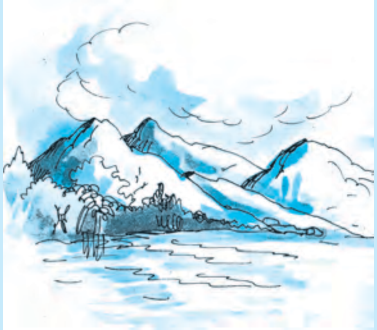

تو نے ہمیں بنایا — اور سوچنا سکھایا
ہر شے میں ہم نے دیکھا — تیرے کرم کا سایہ

انسان بھی ہیں تیرے — حیوان بھی ہیں تیرے
جاں دار بھی ہیں تیرے — بے جان بھی ہیں تیرے

ہر اِک غلام تیرا
پیارا ہے نام تیرا

خلاصۂ کلام : اس نظم میں شاعر نے اللہ تعالیٰ کو دونوں جہانوں کا مالک کہا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ دنیا کی ہر شے میں اللہ تعالیٰ کی حکمت نظر آتی ہے۔ زمین، آسمان، چاند، تارے سب اسی کے بنائے ہوئے ہیں اسی لیے انسان کو چاہیے کہ وہ ہر وقت اللہ تعالیٰ کو یاد کرے اور اس کے احسانوں کا ذکر کرے۔

معانی و اشارات

- **حمد** – اللہ تعالیٰ کی تعریف میں کہی جانے والی نظم hymn, a poem of praise to Allah
- **والی** – مالک guardian
- **گلشن** – چمن garden
- **مالی** – چمن کی دیکھ بھال کرنے والا gardener
- **حکمت** – تدبیر prudence
- **کرم** – رحم، مہربانی mercy

مشق

* **ایک جملے میں جواب لکھیے :**

١۔ حمد کسے کہتے ہیں؟

٢۔ دو جہاں کا والی کسے کہا گیا ہے؟

٣۔ ہر چیز سے کس کی حکمت ظاہر ہوتی ہے؟

٤۔ اللہ نے ہمیں کن کن چیزوں سے نوازا ہے؟

٥۔ اللہ کے کرم کا سایہ کہاں نظر آتا ہے؟

٦۔ انسان، حیوان، جاندار اور بے جان کس نے بنائے ہیں؟

* **چوکون میں دیے ہوئے لفظوں کے لیے قوسین سے دو دو لفظ لکھیے :**

(باغ، دنیا، گلشن، درخت، سنسار، گھٹا، پیڑ، ابر)

گلستاں		جہاں	

شجر		بادل	

* **اس نظم میں سے ایک دوسرے کے الٹ معنی والے الفاظ (opposite) تلاش کیجیے۔**

آیئے، زبان سیکھیں

اس نظم میں آئے ہوئے الفاظ :
جہاں، گلستاں، زمیں، آسماں، جاں
دراصل جہان، گلستان، زمین، آسمان، جان ہیں مگر نظم میں کبھی کبھی ایسے لفظوں کے آخری نون کو نونِ غنہ کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ آنے والی نظموں میں جن کے نون کو غنہ کے طور پر استعمال کیا جارہا ہے: سکوں، مکاں، بیاں، گماں اور درمیاں بھی ایسے ہی الفاظ ہیں۔ اسی طرح الفاظ تیرا، تیری، تیرے، میرا، میری، میرے کو ترا، تری، ترے، مرا، مری، مرے لکھا جاتا ہے۔
لفظ 'ایک' کو بھی نظم میں اکثر 'اک' لکھا جاتا ہے۔

سرگرمی/منصوبہ

اس حمد کو پیش درس (اسمبلی) میں ترنم کے ساتھ پڑھیے۔

اساتذہ کے لیے

- درسی کتاب کی تمام نظمیں طلبہ سے ترنم کے ساتھ پڑھوائیں اور طلبہ کے تلفظ پر خصوصی توجہ دیں۔
- پیش درس کے موقع پر طلبہ کو رسمی اور غیر رسمی بات چیت سننے سنانے کے مواقع فراہم کریں۔

۲ حضرت خواجہ نظام الدّین اَولیاؒ

پہلی بات : بعض اچھّے لوگ دنیا سے بے پروا ہوکر لوگوں کو اچھائیاں سکھاتے ہیں اور بُرے کاموں سے روکتے ہیں۔ یہ لوگ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی یاد کرنے کے سوا انھیں دنیا کی کسی چیز سے محبّت نہیں ہوتی۔ ایسے لوگوں کو ہم 'ولی' کہتے ہیں۔ ہندوستان میں حضرت خواجہ معین الدّین چشتی اجمیریؒ ایک بڑے ولی ہوئے ہیں۔ ذیل کے سبق میں ہم ایسے ہی ایک بزرگ حضرت خواجہ نظام الدّین اولیاؒ کے بارے میں پڑھیں گے۔

اگر آپ آگرے سے نئی دہلی ریل سے جارہے ہوں تو راستے میں ایک ریلوے اسٹیشن ملے گا۔ اس کا نام ہندوستان کے ایک بزرگ حضرت خواجہ نظام الدّین اولیاؒ کے نام پر رکھا گیا ہے۔ یہاں سے قریب ہی ان کا مزار اور خانقاہ ہے۔ یہ علاقہ بستی نظام الدّین کہلاتا ہے۔ یہاں ہر سال خواجہ صاحب کے عُرس کے موقع پر الگ الگ مذہب کے ماننے والے لوگ کثرت سے شریک ہوتے ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ حضرت نظام الدّین کے دادا بُخارا سے ہندوستان آئے تھے۔ جب خواجہ صاحب کی عمر پانچ برس کی ہوئی، اس وقت ان کے والد کا انتقال ہوگیا۔ والدہ نے ان کی تعلیم و تربیت پر بہت توجہ دی۔ ان کی ابتدائی تعلیم بدایوں میں ہوئی۔ اعلیٰ دینی تعلیم حاصل کرنے کے لیے خواجہ صاحب اپنی والدہ کے ساتھ دہلی آ گئے۔ اس زمانے میں دہلی علم کا مرکز تھا۔ تعلیم حاصل کرنے کے بعد حضرت خواجہ نظام الدّین اولیاؒ اجودھن پہنچے۔ وہاں حضرت بابا فرید گنج شکرؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ واپسی میں بابا نے انھیں دعائیں دیں۔

خواجہ صاحب سارا وقت اللہ تعالیٰ کی عبادت میں گُزارتے۔ وہ لوگوں کے ساتھ ہمدردی کا برتاؤ کرتے اور ان کی ضرورتوں کا خیال رکھتے تھے۔ خواجہ صاحب کی خانقاہ میں لوگوں کی بھیڑ رہتی۔ اس بھیڑ کی وجہ سے ان کی عبادت میں حرج ہونے لگا تو وہ دہلی سے دوٗر غیاث پوٗر گاؤں میں جا بسے۔ یہی وہ گاؤں ہے جسے آج بستی نظام الدّین کہتے ہیں۔

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاؒ کے زمانے کے بادشاہ انھیں ہدیے اور نذرانے پیش کرتے تھے، خانقاہ میں جن کا ڈھیر لگا رہتا تھا۔ سارا مال غریبوں اور محتاجوں میں بانٹ دیا جاتا۔ ان کی خانقاہ میں روزانہ صبح و شام سیکڑوں لوگ کھانا کھاتے تھے مگر وہ خود اُبلی ہوئی ترکاری اور ایک سوٗکھی روٹی کے سوا کچھ نہ کھاتے اور روتے ہوئے فرماتے، "اللہ کے ہزاروں بندے بھوٗکے پیاسے پڑے ہیں۔ ایسے میں بھلا میرے حلق سے تر نوالہ کیسے اُتر سکتا ہے۔"

خواجہ صاحب لوگوں کو سچّائی اور اچھّائی کی تعلیم دیا کرتے تھے۔ اپنے مریدوں کو نصیحت کرتے کہ ''کسی کو دُکھ نہ پہنچاؤ۔ ہمسایے کے دُکھ درد میں شریک رہو۔ کسی کو بددُعا نہ دو۔'' وہ فرمایا کرتے، ''وہ آدمی پتّھر دل ہے جس پر دوسروں کے دُکھ درد کا اثر نہیں ہوتا۔''

حضرت نظام الدّین اولیاؒ کئی ناموں سے مشہور ہیں۔ لوگ انھیں محبوبِ الٰہی، سلطان جی اور نظام المشائخ جیسے ناموں سے بھی یاد کرتے ہیں۔ انتقال سے پہلے انھوں نے گھر کی تمام چیزیں غریبوں اور ناداروں میں بانٹ دیں۔ مریدوں اور درویشوں کے لیے جو اناج رکھا تھا، وہ بھی تقسیم کروا دیا۔ دؤسرے روز صبح کی نماز پڑھی اور سؤرج نکلتے نکلتے ان کا انتقال ہوگیا۔

معانی و اشارات

خانقاہ – درویشوں کے رہنے کی جگہ convent, monastery

تربیت – رہن سہن میں سدھار لانا training

حرج ہونا – رکاوٹ پیدا ہونا to be interrupted

ہدیہ – تحفہ gift

نذرانہ – تحفہ gift

ترنوالہ – اچھی غذا delicious food

ہمسایہ – پڑوسی neighbour

مرید – شاگرد disciple

درویش – فقیر hermit

نادار – غریب poor

مشق

* ایک جملے میں جواب لکھیے :

۱۔ اسٹیشن کا نام کن بزرگ کے نام پر رکھا گیا ہے؟

۲۔ حضرت نظام الدینؒ کے دادا کہاں کے رہنے والے تھے؟

۳۔ حضرت نظام الدینؒ کی ابتدائی تعلیم کہاں ہوئی؟

۴۔ اجودھن میں رہنے والے بزرگ کون تھے؟

۵۔ بستی نظام الدین کا نام پہلے کیا تھا؟

* مختصر جواب لکھیے :

۱۔ حضرت نظام الدینؒ کیا کھایا کرتے تھے؟

۲۔ حضرت نظام الدینؒ غیاث پؤر کیوں گئے؟

۳۔ حضرت نظام الدینؒ کیا نصیحت کرتے تھے؟

۴۔ حضرت نظام الدینؒ کو لوگ کن ناموں سے یاد کرتے ہیں؟

۵۔ انتقال سے پہلے آپ نے کون سے کام کیے؟

* سبق کی مدد سے خالی جگہ پُر کیجیے :

۱۔ خواجہ صاحب کے عرس کے موقع پر الگ الگ .... کے ماننے والے لوگ کثرت سے شریک ہوتے ہیں۔

۲۔ اس زمانے میں .... علم کا مرکز تھا۔

۳۔ وہاں حضرت بابا فرید گنج شکرؒ کی .... میں حاضر ہوئے۔

۴۔ اس بھیڑ کی وجہ سے ان کی عبادت میں ....ہونے لگا۔

۵۔ ہمسایے کے ....میں شریک رہو۔

مناسب جوڑیاں لگائیے :

الف	ب
بدایوں	بابا فرید گنج شکرؒ
بخارا	بستی نظام الدین
غیاث پور	حضرت نظام الدینؒ کی ابتدائی تعلیم
اجودھن	حضرت نظام الدینؒ کے دادا کا شہر

ہم یہ کر سکتے ہیں!

۱۔ دنیا کے چند نیک اور عظیم لوگوں کے نام بتانا۔

۲۔ اس سبق میں آئے ہوئے مشکل الفاظ کے معنی بتانا۔

۳۔ خواجہ نظام الدین اولیاؒ کی کچھ خوبیاں بیان کرنا۔

آیئے، زبان سیکھیں

اعادہ:

* نیچے دیے ہوئے جملوں میں اسم تلاش کر کے لکھیے :

۱۔ اگر آپ آگرے سے نئی دہلی ریل سے جا رہے ہوں تو راستے میں ایک ریلوے اسٹیشن ملے گا۔

۲۔ اس وقت ان کے والد کا انتقال ہو گیا۔

۳۔ وہ اپنی والدہ کے ساتھ دہلی آ گئے۔

۴۔ وہ خود اُبلی ہوئی ترکاری اور سوکھی روٹی کے سوا کچھ نہ کھاتے۔

۵۔ وہ آدمی پتّھر دل ہے۔

* نیچے دیے ہوئے جملوں میں ضمیر تلاش کر کے لکھیے :

۱۔ وہ اپنے مریدوں کو نصیحت کرتے۔

۲۔ کیا تم نے آگرے کا تاج محل دیکھا ہے؟

۳۔ ہم ہر سال سیر کے لیے دہلی جاتے ہیں۔

۴۔ آج میں اسکول کیسے جاؤں گا؟

اساتذہ کے لیے

● مہاراشٹر کے مختلف ولیوں کی تعلیمات کے بارے میں طلبہ کو مزید معلومات فراہم کریں۔

۳ ایلس کا خواب

پہلی بات : ہم جب سوتے ہیں تو کبھی کبھی خواب بھی دیکھتے ہیں۔ یہ خواب دلچسپ بھی ہوتے ہیں اور ڈراؤنے بھی۔ خواب میں ہم اکثر ایسی چیزیں دیکھتے ہیں جن پر ہمیں حیرت ہوتی ہے۔ سبق 'ایلس کا خواب' میں ایسے ہی ایک خواب کا بیان ہے۔ آپ نے نظم Humpty Dumpty sat on a wall پڑھی ہوگی۔ یہ نظم اسی کہانی کا حصہ ہے۔

ایک خوب صورت لڑکی اپنی بڑی بہن کے ساتھ باغ میں بینچ پر بیٹھی تھی۔ اُس کا نام ایلس تھا۔ اُس کی بہن ایک کتاب پڑھ رہی تھی۔ ایلس بیٹھی سوچ رہی تھی کہ مجھے کیا کرنا چاہیے۔ ٹھیک اُسی وقت ایک نیلی آنکھوں والا سفید خرگوش اُس کے قریب سے گُزرا۔ وہ بینچ سے اُٹھی اور خرگوش کا پیچھا کرنے لگی۔ تھوڑی دُور جانے کے بعد خرگوش اچانک اپنے بِل میں جا کر غائب ہوگیا۔ بِل ایک سُرنگ سے ملا ہوا تھا۔ چلتے چلتے ایلس سرنگ کے آخری سِرے تک پہنچ گئی۔ وہاں اُس نے ایک چھوٹا سا دروازہ دیکھا۔ دروازے کی دُوسری طرف ایک خوب صورت باغ تھا۔ باغ رنگ برنگے پھُولوں سے بھرا تھا۔ اُس نے سوچا، کاش ! میں آسانی سے اس باغ میں داخل ہوسکتی مگر دروازہ بہت چھوٹا تھا۔ پاس ہی ایک بوتل رکھی تھی جس پر ایک پرچی لگی تھی۔ پرچی پر لکھا تھا، 'مجھے پیو۔' اُس نے بوتل کا شربت پی لیا۔ شربت پینے کے بعد اُسے محسوس ہوا کہ وہ تیزی سے سکڑ رہی ہے۔ سکڑتے سکڑتے اُس کا قد اِتنا چھوٹا ہوگیا کہ وہ آسانی کے ساتھ اُس چھوٹے سے دروازے سے گزر کر باغ میں جاسکتی تھی۔

وہاں باغ میں اُس نے بہت ہی عمدہ لباس میں اُسی سفید خرگوش کو دیکھا جس کا پیچھا کرتی ہوئی وہ یہاں تک پہنچی تھی۔ خرگوش اُسے ایک سفید مکان کی طرف لے گیا جہاں چاروں طرف سفید گلاب کھِلے ہوئے تھے۔ دو مالی اُن سفید گلابوں پر سرخ رنگ لگا رہے تھے۔ مالی تاش کے پتّوں جیسا لباس پہنے ہوئے تھے۔ تبھی ایک شاہی سواری نمودار ہوئی۔ سواری میں ملکہ اور بادشاہ دونوں تھے۔ یہ دونوں بھی تاش کے پتّوں والے لباس

میں تھے۔

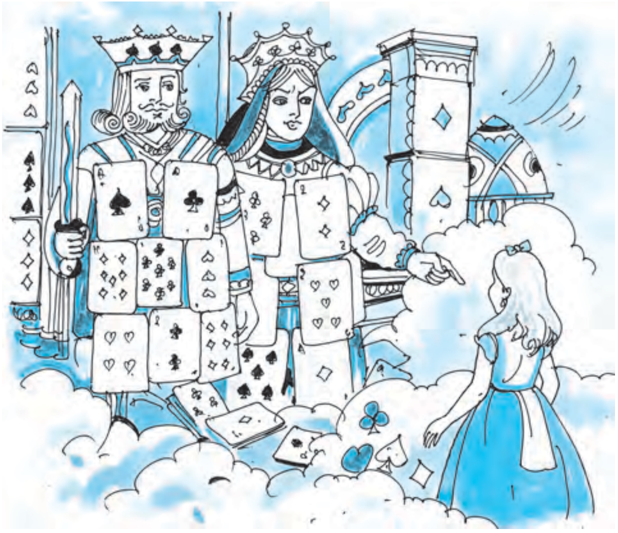

ملکہ سخت غصّے میں تھی۔ اُس نے چیخ کر ایلس سے اس کا نام اور باغ میں آنے کی وجہ پوچھی۔ اس سے پہلے کہ ایلس کچھ جواب دیتی، بادشاہ نے ملکہ کے غصّے کو ٹھنڈا کرتے ہوئے کہا، ''جانے دو، یہ بچّی ہے۔''

تب اچانک ایلس نے محسوس کیا کہ اُس میں تبدیلیاں آ رہی ہیں۔ وہ اب بڑی ہوتی جا رہی تھی۔ جلد ہی وہ اپنے اصلی قد میں آ گئی۔ ملکہ دوبارہ اُسی طرح چیخی، ''اس کا سر توڑ دو!''

ایلس نے بڑی ہمّت سے جواب دیا، ''تمھاری پروا کون کرتا ہے؟ تم سوائے تاش کی ملکہ کے کچھ بھی نہیں ہو۔''

ایلس کا اتنا کہنا تھا کہ تاش کے پتّے ہوا میں اُڑنے لگے۔ بادشاہ اور ملکہ دونوں بکھر گئے۔ ایلس دوڑتی ہوئی واپس اپنی بہن کے پاس آ گئی۔

اُس کی بہن اُسی طرح باغ کی بینچ پر بیٹھی کتاب پڑھ رہی تھی اور ایلس اُس کی گود میں لیٹی ہوئی تھی۔ وہ سوچنے لگی، ''کیسا مزے دار خواب تھا! بے چاری بہن کو تو پتا ہی نہیں کہ میں نے خواب میں کیا کیا دیکھا۔''

معانی و اشارات

سرنگ - کھود کر بنایا ہوا بل جیسا راستہ tunnel

نمودار ہونا - سامنے آنا to appear

تاش - کھیل کے پتّے playing card

مشق

* ایک جملے میں جواب لکھیے :

۱۔ ایلس باغ میں کس کے ساتھ بیٹھی تھی؟

۲۔ خرگوش کہاں جا کر غائب ہو گیا؟

۳۔ پرچی پر کیا لکھا ہوا تھا؟

۴۔ مالی کیسا لباس پہنے ہوئے تھے؟

۵۔ بادشاہ نے ملکہ سے کیا کہا؟

* مختصر جواب لکھیے :

۱۔ باغ کیسا تھا؟

۲۔ شربت پینے کے بعد ایلس نے کیا محسوس کیا؟

۳۔ ایلس نے ملکہ سے کیا کہا؟

۴۔ آخر میں ایلس نے کیا سوچا؟

* تفصیل سے جواب لکھیے :

ایلس نے باغ میں کیا کیا دیکھا؟

تلاش و جستجو

۱۔ بِل ایک .... سے ملا ہوا تھا۔

۲۔ اُس نے بوتل کا .... پی لیا۔

۳۔ دو مالی اُن سفید گلابوں پر .... رنگ لگا رہے تھے۔

۴۔ ایلس دوڑتی ہوئی واپس اپنی .... کے پاس آ گئی۔

زورِ قلم

اپنا کوئی دلچسپ خواب یاد کر کے بیاض میں لکھیے اور دوستوں کو سنائیے۔

سرگرمی/منصوبہ

۱۔ فلم Alice in Wonderland اسکول کے کمپیوٹر لیب میں کمپیوٹر پر دیکھیے۔

۲۔ اپنی انگریزی، مراٹھی اور ہندی کی درسی کتابوں سے چند آسان جملوں کا اُردو میں ترجمہ کیجیے۔

آئیے، زبان سیکھیں

درج ذیل جملے غور سے پڑھیے :

۱۔ ایک خوب صورت لڑکی باغ میں بیٹھی تھی۔

۲۔ ایک سفید خرگوش اس کے قریب سے گُزرا۔

۳۔ باغ رنگ برنگے پھولوں سے بھرا تھا۔

۴۔ دروازہ بہت چھوٹا تھا۔

۵۔ ایک شاہی سواری نمودار ہوئی۔

آپ اسم (noun) کے بارے میں جانتے ہیں۔ اوپر دیے ہوئے جملوں میں لڑکی، باغ، خرگوش، پھول، دروازہ، سواری اسم ہیں۔ ان اسموں کے بارے میں کچھ لفظ اور آئے ہیں جیسے لڑکی کے لیے خوب صورت، خرگوش کے لیے سفید، پھولوں کے لیے رنگ برنگے، دروازہ کے لیے چھوٹا، سواری کے لیے شاہی۔ اسموں کے ساتھ آنے والے یہ الفاظ ان کی خصوصیت (quality) بتاتے ہیں۔

اسم کی خصوصیت بتانے والے لفظ کو **’صفت‘ (adjective)** کہتے ہیں۔

اوپر کے جملوں میں خوب صورت، سفید، رنگ برنگے، چھوٹا اور شاہی صفت ہیں۔

نیچے دیے ہوئے جملوں سے صفت کے الفاظ الگ کر کے لکھیے :

۱۔ لڑکی بڑی بہن کے ساتھ بیٹھی تھی۔

۲۔ نیلی آنکھوں والا ایک خرگوش وہاں آیا۔

۳۔ کیسا مزے دار خواب تھا۔

۴۔ بے چاری بہن کو تو پتا ہی نہیں۔

اساتذہ کے لیے

- اس کہانی کی تدریس کے لیے انگریزی میں دستیاب Alice in Wonderland کہانی کا استعمال کریں۔
- طلبہ کو ترجمے کے فن سے واقف کرانے کے لیے سرگرمی میں تین زبانوں سے ترجمہ کرنے کے لیے کہا گیا ہے۔ اس سے طلبہ میں دیگر زبانوں سے اُنسیت بڑھے گی۔ اساتذہ کو چاہیے کہ وہ کلاس میں پڑھائی جانے والی دیگر کتابوں یا اخبارات و رسائل سے چند آسان جملے لے کر ان کا اُردو میں ترجمہ کروائیں۔ ترجمہ کروانے کے لیے مزید مشقیں دیں۔

۴ تارے اور پھول

حامد اللہ افسر

پہلی بات : بارش کے موسم میں آسمان پر چھائے ہوئے کالے کالے بادل بڑے اچھّے دِکھائی دیتے ہیں۔ صبح کے وقت مشرق کی طرف اور شام میں مغرب کی طرف آسمان لال لال نظر آتا ہے۔ اس لالی کو 'شفق' کہتے ہیں۔ شفق کی لالی آسمان میں خوب صورت دِکھائی دیتی ہے۔ رات میں جب اندھیرا پھیل جاتا ہے تو آسمان میں تارے چمکنے لگتے ہیں۔ تاروں کی روشنی بھی بھلی معلوم ہوتی ہے۔ آسمان میں چمکتے ہوئے تاروں کو دیکھ کر شاعر کے دل میں کیا کیا خیالات آتے ہیں، وہ ذیل کی نظم میں بیان کیے گئے ہیں۔

یہ چھوٹے چھوٹے تارے ہیں کیسے پیارے پیارے
دامن میں سب کو بھر لوں دامن کو بند کر لوں
جب صبح کو سویرے میں اُٹھوں منہ اندھیرے
بو دوں میں سارے تارے یہ بیج پیارے پیارے
پھر اُن میں ہوتے ہوتے پھوٹ آئیں چند پودے
پودوں میں پھول آئیں حیرت میں سب کو لائیں
لاکھوں یہ نوٗر پارے تارے یہ اِتنے سارے
پوٗچھیں یہ آسماں سے
آئے یہاں کہاں سے

خلاصۂ کلام : شاعر کو آسمان میں چمکتے ہوئے تارے بہت اچھے نظر آتے ہیں۔ وہ ان تاروں کو دامن میں بھر کر انھیں بیجوں کی طرح زمین میں بو دینا چاہتا ہے تاکہ جب پودے نکل آئیں اور ان میں پھول کھلیں تو ان کی چمک دمک دیکھ کر لوگ حیرت میں پڑ جائیں۔ وہ آسمان سے پوچھنا چاہتا ہے کہ یہ خوب صورت تارے کہاں سے آئے ہیں؟

معانی واشارات

بونا - بیج کو زمین میں دبانا sowing

پھوٹ آنا - نکل آنا to arise, spring up

نوُر پارے - مراد ستارے pieces of light i.e. stars

مشق

* ایک لفظ میں جواب لکھیے :

ا۔ شاعر دامن میں کیا بھر لینا چاہتا ہے؟

۲۔ شاعر نے تاروں کو کیا کہا ہے؟

۳۔ تاروں کے بیجوں سے کیا اُگے گا؟

* ایک جملے میں جواب لکھیے :

ا۔ شاعر منہ اندھیرے اُٹھ کر کیا کرنا چاہتا ہے؟

۲۔ لوگوں کو کس بات پر حیرت ہوگی؟

* صحیح معنی بتائیے :

ا۔ منہ اندھیرے اُٹھنا

- رات میں اُٹھنا
- صبح ہوتے ہوتے اُٹھنا
- دن نکلنے سے پہلے اُٹھنا
- اندھیرے میں اُٹھنا

۲۔ پھوٹ آنا

- اُگ آنا
- نکل آنا
- ٹوٹ جانا
- پیدا ہونا

غور کر کے بتائیے۔

ا۔ شاعر آسمان کے تاروں کو پھولوں جیسا کیوں کہتا ہے؟

۲۔ شاعر آسمان سے یہ کیوں پوچھ رہا ہے کہ یہ تارے کہاں سے آئے ہیں؟

کیا آپ جانتے ہیں؟

کبھی کبھی ہم کسی کام یا چیز کی خوبی بتانے والے لفظ کو دو دو بار کہتے ہیں جیسے پیارے پیارے، چھوٹے چھوٹے، بڑے بڑے، ننھے ننھے، ذرا ذرا، تیز تیز، دھیرے دھیرے، وغیرہ۔اس سے بات میں زور پیدا ہوتا ہے۔

بوجھو تو جانیں

* یاور کی اچھی اور بُری صفات جملوں میں بیان کیجیے

مثلاً ''یاور ذہین ہے۔''

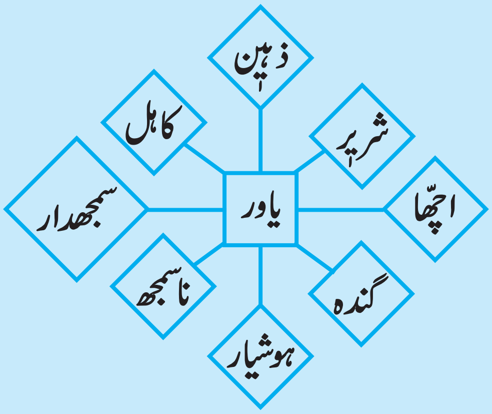

سرگرمی/منصوبہ

اس نظم میں پیش کیے گئے خیالات کی تصویریں بنائیے۔

اساتذہ کے لیے

- مناظرِ قدرت پر اُردو میں دستیاب نظموں کی معلومات فراہم کریں۔
- مشقی سوالات میں اکثر مقامات پر شاعر اور مصنف کیا کہنا چاہتے ہیں جیسے سوالات آئے ہیں۔ بچوں کو'شاعر'اور'مصنف' کے معنی سمجھا دیے جائیں۔

چالاک گدھا

پہلی بات : شیر اور خرگوش کی کہانی آپ نے سنی ہوگی کہ شیر ہر روز ایک جانور کو کھا جایا کرتا تھا۔ خرگوش کی باری آئی تو وہ اپنی جان بچانے کا طریقہ سوچتا ہوا شیر کے غار کی طرف چلا۔ اسے شیر کے پاس پہنچنے میں دیر ہوگئی۔ شیر اسے دیکھ کر غصّے میں آ گیا۔ خرگوش نے ہاتھ جوڑ کر کہا، ''حضور، میں آپ کے پاس آ رہا تھا تو راستے میں مجھے ایک اور شیر مل گیا۔ وہ مجھے کھانا چاہتا تھا۔'' یہ سن کر شیر دہاڑا، ''کہاں ہے وہ شیر؟ مجھے اس کے پاس لے چلو۔'' خرگوش شیر کو ایک کنویں کے پاس لے گیا اور بولا ''وہ شیر اس کنویں میں بیٹھا ہے۔'' شیر نے کنویں میں جھانک کر دیکھا تو اسے پانی میں دوسرا شیر نظر آیا۔ وہ غصّے میں گرجا اور دوسرے شیر کو مارنے کے لیے اس نے کنویں میں چھلانگ لگا دی۔ اس طرح خرگوش نے چالاکی سے اپنی جان بچائی۔

اس سبق میں بھی ایک چالاک گدھے نے بھیڑیے جیسے خوف ناک جانور سے اپنی جان بچائی ہے۔

ایک گدھا کسی ہرے بھرے کھیت میں چر رہا تھا۔ کہیں سے ایک بھوکا بھیڑیا اِدھر آ نکلا۔ بھیڑیے نے غرّاتے ہوئے گدھے سے کہا، ''میں صبح سے بھوکا پھر رہا ہوں اور تو یہ ہری ہری گھاس اُڑا رہا ہے۔ اِدھر آ، میں تجھے کھاؤں گا۔'' گدھے کو چالاکی سوجھی۔ اس نے لنگڑاتے ہوئے چند قدم بڑھائے، بڑے زور سے ہائے کی اور بولا، ''بھائی بھیڑیے! تم مجھے ضرور کھا لینا مگر مہربانی کر کے میرے سُم میں سے یہ کیل تو نکال دو، مجھے بہت تکلیف ہو رہی ہے۔'' بھیڑیے نے کہا، ''مجھے کیا ضرورت ہے کہ میں تجھ پر رحم کروں۔'' گدھے نے کہا، ''بھائی! میں تمھارے بھلے کے لیے کہہ رہا ہوں۔ فرض کرو، تم مجھے کھانا شروع کر دیا اور اگر یہ کیل تمھارے حلق میں اٹک گئی تو؟''

بھیڑیے نے سوچا کہ گدھا کہتا تو ٹھیک ہے۔ چھوٹی سی کیل اس کے پاؤں میں اتنی تکلیف دے رہی ہے، اگر یہ میرے حلق میں اٹک گئی تو میرا کیا حشر ہوگا؟ میں تو مفت میں مارا جاؤں گا۔ چلو ٹھیک ہے، اس کی کیل نکال کر ہی اِسے کھاؤں تو اچّھا رہے گا۔ ''لاؤ، اپنا پاؤں۔'' بھیڑیے نے گدھے سے کہا۔ گدھے نے

فوراً اپنا ایک پیر ذرا اوپر اُٹھا لیا۔ بھیڑیے نے کہا، ''بتاؤ کہاں ہے کیل، مجھے تو نظر نہیں آرہی۔'' گدھے نے پھر ایک بار ہائے کی اور کہا۔ ''ذرا قریب آ کر غور سے دیکھو بھائی، ہائے میں مَرا۔'' جیسے ہی بھیڑیا کیل دیکھنے کے لیے اور قریب آیا تو گدھے نے پوری طاقت سے بھیڑیے کے منہ پر ایسی دولتّی ماری کہ بھیڑیا دُور جا گرا۔ اس کے دانت ٹوٹ گئے۔ وہ بُری طرح زخمی ہوگیا اور درد کے مارے بِلبِلانے لگا۔ اسے زخمی کر کے بھلا اب گدھا وہاں کیوں ٹھہرتا؟

معانی و اشارات

تو گھاس اُڑا رہا ہے - مزے لے لے کر گھاس کھا رہا ہے enjoying while eating grass	سُم - گدھے گھوڑے کا پاؤں hoof
	حشر - انجام end

مشق

* ایک جملے میں جواب لکھیے :

۱۔ گدھا کہاں چر رہا تھا؟

۲۔ بھیڑیے نے گدھے سے کیا کہا؟

۳۔ گدھے نے بھیڑیے سے کیا نکالنے کے لیے کہا؟

۴۔ بھیڑیا جب گدھے کے قریب آیا تو گدھے نے کیا کِیا؟

* غور کر کے بتائیے۔

۱۔ گدھا کیوں لنگڑانے لگا؟

۲۔ بھیڑیا گدھے پر کیوں رحم نہیں کرنا چاہتا تھا؟

۳۔ بھیڑیے کو زخمی کر کے گدھا وہاں کیوں نہیں ٹھہرا؟

* خالی جگہ پُر کیجیے :

۱۔ کہیں سے ایک .... بھیڑیا اِدھر آنکلا۔

۲۔ تو یہ .... گھاس اُڑا رہا ہے۔

۳۔ میرے .... میں سے یہ کیل تو نکال دو۔

۴۔ میرا کیا .... ہوگا؟

۵۔ بھیڑیا .... دیکھنے کے لیے اور قریب آیا۔

* خرگوش اور گدھے کی کہانی میں کون سی بات ایک جیسی ہے؟

کہانی مکمل کیجیے :

دو دوست ..... جنگل میں سفر ..... اچانک ایک ریچھ ..... ایک دوست درخت پر ..... دوسرا زمین پر لیٹ گیا ..... ریچھ لیٹے ہوئے کو سونگھ کر چلا گیا ..... درخت سے اُتر کر دوست نے پوچھا ..... ریچھ نے تمھارے کان میں کیا کہا ..... دوست کا جواب ...... اگر دوست مصیبت میں دوست کے کام نہ آئے تو اس سے دوستی نہ رکھو۔

اساتذہ کے لیے • ایسپ کی کہانیاں حاصل کر کے طلبہ کو سنائیں اور طلبہ کو انھیں پڑھنے کی ترغیب دیں۔

٦ آؤ بچّو

شوکتؔ پردیسی

پہلی بات : بچّوں کو اچھّی اچھّی نصیحتیں کی جائیں تو ان کے اخلاق سدھرتے ہیں۔ وہ ان پر عمل کرکے بڑوں کا ادب کرنا سیکھتے ہیں۔ جھوٹ نہیں بولتے اور اچھّے کاموں میں ان کی دلچسپی بڑھتی ہے۔ اس نظم میں بچّوں کو اچھّے اخلاق کی تعلیم دی گئی اور ہر وقت آگے بڑھنے کا سبق سکھایا گیا ہے۔

آؤ بچّو ، آؤ بچّو　　مل کر قدم بڑھاؤ بچّو
آپس کی تکرار بُری ہے　　بگڑی بات بناؤ بچّو
پڑھنا سیکھو ، لکھنا سیکھو　　وقت کو کام میں لاؤ بچّو
تم سچّے ہو ، جھوٹ نہ بولو　　سچّے ہی کہلاؤ بچّو
اک نعمت ہے بھائی چارہ　　سب سے میل بڑھاؤ بچّو
پیچھے مُڑمُڑ کر مت دیکھو　　آگے بڑھتے جاؤ بچّو

بے سوچے مت بات کرو تم
عقل کو کام میں لاؤ بچّو

خلاصۂ کلام : یہاں بچّوں کو مِل جُل کر رہنے اور آگے بڑھنے کا سبق دیا جارہا ہے۔ آپس میں مل جل کر رہنے سے رُکے ہوئے کام پورے ہوجاتے ہیں۔ اس لیے ہمیں گزرے ہوئے وقت کو بھوُل کر نئے زمانے میں آگے بڑھنا ہے کیونکہ یہ عمل اور عقل کا زمانہ ہے۔

معانی واشارات

قدم بڑھانا - آگے بڑھنا go forward

تکرار - جھگڑا quarrel

بھائی چارہ - میل جول fraternity

پیچھے مُڑ مُڑ کر مت دیکھو - پرانے وقت کو بھول کر نئے زمانے میں آگے بڑھو

forget the past and march towards future

مشق

* سوالوں کے جواب لکھیے :

۱۔ بچّوں کے لیے کون سی بات بُری ہے؟

۲۔ ہمیں اپنا وقت کس طرح گزارنا چاہیے؟

۳۔ شاعر بچّوں کو پیچھے مُڑکر دیکھنے سے کیوں روک رہا ہے؟

۴۔ شاعر کس چیز کو کام میں لانے کے لیے کہہ رہا ہے؟

درجہ بندی

* شعر مکمل کیجیے :

۱۔ آپس کی تکرار بُری ہے ....

۲۔ تم سچّے ہو ، جھوٹ نہ بولو ....

۳۔ پیچھے مُڑمُڑ کر مت دیکھو ....

* دیے ہوئے لفظوں کے سامنے ان کے الٹ معنی والے (opposite) لفظ لکھیے۔

سچ ، پیچھے ، گھٹاؤ ، بھلی

* نظم سے ایسی سطریں لکھیے جن کے بارے میں شاعر کہتا ہے :

یہ کرنا چاہیے	یہ نہیں کرنا چاہیے

سرگرمی/منصوبہ

’استاد کا ادب‘ عنوان پر آٹھ سطروں کا مضمون لکھیے۔

اساتذہ کے لیے

آؤ اوپر ہاتھ اُٹھائیں   اوپر سے پھر نیچے لائیں
ایک قدم ہم آگے جائیں   آگے سے پھر پیچھے آئیں
اُچھلے کودیں ، دوڑ لگائیں   دوڑ میں سب سے آگے جائیں

• اوپر دی ہوئی حرکاتی نظم جیسی دوسری نظمیں تلاش کرکے بچوں کو انھیں حرکات کے ساتھ گانے کے لیے کہیں۔

۲

بوٗٹ پالش والا

ایم۔ مبین

پہلی بات : پیٹ بھرنے کے لیے لوگ مختلف کام کرتے ہیں۔ کوئی نوکری کرتا ہے، کوئی تجارت کرتا ہے، کوئی مزدوری کرتا ہے۔ ایسا ہی ایک کام 'بوٗٹ پالش' بھی ہے۔ آپ نے ریلوے اسٹیشنوں اور کئی مقامات پر اکثر بوٗٹ پالش والوں کو دیکھا ہوگا جو مسافروں کے جوتوں کی پالش کرتے ہیں۔

ذیل کے سبق میں ایک بوٗٹ پالش والے لڑکے کی ایمان داری کا واقعہ بیان کیا گیا ہے۔

دوپہر کا وقت تھا۔ میں گرمی سے پریشان پلیٹ فارم پر کھڑا ٹرین کا انتظار کر رہا تھا۔ اتنے میں ایک دُبلا پتلا لڑکا میرے سامنے آ کھڑا ہوا۔ اس کے جسم پر پھٹے پُرانے کپڑے تھے۔ کاندھے سے ایک میلا کچیلا جھولا لٹک رہا تھا۔ ''ساب بوٗٹ پالش۔'' اس کے لہجے میں التجا تھی۔

''نہیں.... آگے جاؤ....'' میں نے بیزاری سے کہا۔

''ساب، میں بھکاری نہیں، بوٗٹ پالش والا ہوں۔'' اُس نے بڑے اعتماد سے کہا۔

مجھے اس کا یہ انداز اچھا نہیں لگا، ''ٹھیک ہے، ٹھیک ہے ....'' میں نے کُھردرے لہجے میں کہا اور اُس کی طرف سے منہ پھیر لیا۔ اُس نے میرے دھوٗل سے اَٹے جوٗتوں پر ایک نگاہ ڈالی اور جانے کے لیے مُڑا۔

اچانک کچھ سوچ کر میں نے اُسے آواز دی، ''اے سنو !'' وہ جلدی سے پلٹا۔ ''کیا لوگے بوٗٹ پالش کا؟''

''ساب .... پانچ روپے....'' اُس کی آنکھوں میں خوشی کی چمک دِکھائی دی۔

''تین روپے دوں گا...''

''ساب ، سب پالش والے پانچ روپے ہی لیتے ہیں۔''

''میں تو تین روپے ہی دوں گا..... کرنا ہو تو کرو..... ورنہ ....''

اُس نے جلدی سے اپنا جھولا فرش پر ڈال دیا اور بولا ،''ٹھیک ہے ساب۔''

میں نے اپنا سیدھا پیر آگے بڑھایا۔ اُس نے ایک میلے کپڑے سے جوتے پر پڑی دھول جھاڑی اور پالش کرنے لگا۔ پالش ختم ہوتے ہوتے ٹرین کے آنے کا اعلان ہوا۔ میں نے جلدی سے اپنا پیر کھینچ لیا۔ جیب سے پانچ روپے کا سکّہ نکال کر اُس کی طرف اُچھالا اور لپک کر ٹرین میں سوار ہوگیا۔ میں نے پلٹ کر دیکھا، پانچ روپے کا سکّہ بوٗٹ پالش والے کے سامنے پڑا تھا۔ اُس کے چہرے پر ہلکی سی ناگواری تھی۔ شاید سکّہ دینے کا میرا یہ انداز اُسے پسند نہیں آیا تھا۔ میں نے لاپروائی سے گردن جھٹک دی اور ایک خالی سیٹ پر بیٹھ گیا۔

گھر آنے کے بعد جب میں نے اپنا بیگ ٹٹولا تو میرے ہوش اُڑ گئے۔ بیگ میں وہ بڑا سا لفافہ نہیں تھا جس میں مختلف کمپنیوں کے چیک اور تین ہزار روپے نقد رکھے تھے۔ آخر کہاں گِرا ہوگا وہ لفافہ؟ کسی جیب کترے نے تو...... ایک لمحے کو اُس بوٗٹ پالش والے لڑکے کا بھی خیال آیا مگر اب کیا ہوسکتا تھا۔

پورا ہفتہ اسی پریشانی میں گزر گیا۔ آٹھویں دن ڈاکیا ایک رجسٹری لفافہ لے کر آیا۔ کھول کر دیکھا تو میری حیرت اور خوشی کا ٹھکانا نہ رہا۔ لفافے میں تمام چیک اور نقدی جوں کی توں موجوٗد تھی۔ ساتھ ہی ٹوٹی پھوٗٹی اُردوٗ میں ایک خط بھی تھا :

''صاحب ! میں وہی بوٗٹ پالش والا ہوں جس سے آپ نے ریلوے اسٹیشن پر بوٗٹ پالش کروائی تھی۔ آپ جب ریل میں سوار ہورہے تھے، تب آپ کا یہ لفافہ گر گیا تھا۔ وہ لوٹا رہا ہوں۔ لفافے پر آپ کا نام اور پتا لکھا تھا۔''

مجھے اس مختصر سے خط میں اُس بوٗٹ پالش والے کا مُرجھایا ہوا چہرہ جھانکتا محسوس ہوا۔ اس خط نے مجھے جھنجھوڑ کر رکھ دیا۔ اُف ! میں نے اُسے کتنا حقیر سمجھا تھا مگر وہ میلا کچیلا لڑکا دل کا کیسا اُجلا نکلا۔

اُس دن سے میں نے دِل میں عہد کرلیا کہ آئندہ کبھی کسی شخص کو حقیر نہیں سمجھوٗں گا۔

معانی واشارات

ساب – صحیح لفظ 'صاحب'۔ اکثر کم پڑھے لوگ 'ساب' بولتے ہیں۔

اعتماد – بھروسا confidence

کُھردرا – سخت rough

فرش – زمین floor

حقیر – کم حیثیت والا lowly

* انسان کو دریا کی طرح سخی، سوٗرج کی طرح شفیق اور زمین کی طرح نرم ہونا چاہیے۔
* مجلس میں زبان پر، غصّے میں ہاتھ پر اور دسترخوان پر بیٹھ کر بھوٗک پر قابوٗ رکھیے۔

مشق

* **ایک جملے میں جواب لکھیے:**

ا۔ مصنّف پلیٹ فارم پر کیوں کھڑا تھا؟

۲۔ ٹرین کے آتے ہی مصنّف نے کیا کِیا؟

۳۔ لفافے میں کیا تھا؟

۴۔ مصنّف نے دل میں کیا عہد کیا؟

* **مختصر جواب لکھیے:**

ا۔ بوٗٹ پالش والے کا حلیہ کیسا تھا؟

۲۔ بیگ ٹٹولنے کے بعد مصنّف کیوں پریشان ہوا؟

۳۔ خط پڑھ کر مصنّف کی کیا کیفیت ہوئی؟

۴۔ بوٗٹ پالش والے نے اپنے خط میں کیا لکھا تھا؟

* **اپنے الفاظ میں ان جملوں کا مطلب لکھیے۔**

ا۔ ''میں بھکاری نہیں، بوٗٹ پالش والا ہوں۔''

۲۔ وہ میلا کچیلا لڑکا دل کا کیسا اُجلا تھا۔

سرگرمی / منصوبہ

کسی بوٗٹ پالش والے سے ملاقات کیجیے اور اس سے ہوئی بات چیت کو مکالمے کی شکل میں اپنی بیاض میں نقل کیجیے۔

آیئے، زبان سیکھیں

جنس

ا۔ خواجہ صاحب کے والد کا انتقال ہوگیا تھا اس لیے والدہ نے ان کی تعلیم پر بہت توجہ دی۔

۲۔ سواری میں ملکہ اور بادشاہ دونوں تھے۔

۳۔ باغ میں مالی پودوں کو پانی دے رہا تھا اور مالن پھول توڑ رہی تھی۔

۴۔ شیر جھاڑیوں میں بیٹھا تھا اور شیرنی بچوں سے کھیل رہی تھی۔

۵۔ گائے چر رہی ہے اور بیل کھیت میں ہل کھینچ رہا ہے۔

(الف)	والد	بادشاہ	مالی	شیر	بیل
(ب)	والدہ	ملکہ	مالن	شیرنی	گائے

(الف) خانے کے اسم نر (male) ہیں۔ انھیں **مذکّر** **(masculine)** کہا جاتا ہے۔

(ب) خانے کے اسم مادہ (female) ہیں۔ انھیں **مؤنّث** **(feminine)** کہتے ہیں۔

* **نیچے دیے ہوئے لفظوں کو مذکر/مؤنث کے خانوں میں لکھیے۔**

لڑکا، چڑیا، کُتیا، گھوڑا، بندر، بوڑھا، لڑکی، چڑا، گھوڑی، بندریا، بُڑھیا، کتّا

* **محاوروں کو جملوں میں استعمال کیجیے۔ جیسے: اس کے ہاتھ سے دولت کیا گئی دوستوں نے بھی منہ پھیرلیا۔**

ہوش اُڑنا، خوشی کا ٹھکانا نہ ہونا، جھنجھوڑ کر رکھ دینا، دل کا اُجلا ہونا

اساتذہ کے لیے

- یہ سبق محنت کشوں کی عظمت، عزم اور خود اعتمادی کا اظہار کرتا ہے۔ ہماری تاریخ میں بھی ایسے ہی محنت کی عظمت کے واقعات ملتے ہیں۔ طلبہ کو مختصراً ان واقعات کے بارے میں بتائیں۔

٨ پانی - ایک نعمت

پہلی بات : پانی اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے۔ پانی ہی کی وجہ سے دنیا میں خوش حالی ہے۔غور کیجیے کہ اگر کوئی چیز وقت پر نہ ملے تو ہمیں کتنی پریشانی ہوتی ہے۔ یہی حال پانی کا بھی ہے۔ اگر برسات میں پانی نہ برسے، تالاب اور کنویں سوکھ جائیں تو پانی نہیں ملے گا۔

ناکافی بارش کی وجہ سے ہمارے ملک میں پانی کی قلّت ہوجاتی ہے۔ایک ایک گھڑے پانی کے لیے لوگ مارے مارے پھرتے ہیں۔اس سبق میں بچوں کو پانی برباد کرنے سے روکا گیا ہے۔

گرمی کے دن تھے۔ کھانا کھانے کے بعد امّی آرام کررہی تھیں۔ اکرم باہر دوستوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ نرگس اپنی گُڑیا کو نہلانے کے لیے غُسل خانے میں گئی۔ اس نے نل کھولا۔ ارے یہ کیا؟ نل کی ٹونٹی سے پانی کی ایک دو بوندیں گریں بس۔ اس نے دیکھا ہنڈے اور بالٹیاں خالی تھیں۔ ایک ٹَب میں تھوڑا سا پانی تھا جو گُڑیا کو نہلانے کے لیے کافی تھا۔ اتنے میں غُسل خانے کا دروازہ دَھڑ سے کُھلا۔ دیکھا تو اکرم ہاتھ میں کیچڑ بھری گیند لیے کھڑا تھا۔

نرگس نے غصّے سے کہا، ''کیا بات ہے؟''

اکرم بولا، ''ہٹو، مجھے گیند دھونا ہے۔''

نرگس بولی، ''جاؤ۔ باہر کہیں دھولو۔ پانی نہیں ہے۔''

اکرم چِڑ کر بولا، ''پانی نہیں ہے تو پھر تم کیا کررہی ہو؟ تمھاری گڑیا کو نہلانے کے لیے پانی ہے اور .... چلو ہٹو۔''

آوازیں سن کر امّی جلدی جلدی غسل خانے تک آئیں تو دونوں بچّوں کو لڑتا جھگڑتا پایا۔ ''کیا ہورہا ہے؟'' انھوں نے غصّے سے پوچھا۔ دونوں ایک دوسرے کی شکایت کرنے لگے۔

''کیا تمھیں معلوم نہیں کہ آج کل پانی کتنی مشکل سے مل رہا ہے؟'' امّی نے انھیں سمجھاتے ہوئے کہا۔

''تو کیا اب ہم پانی بھی گھاسلیٹ اور بجلی

کی طرح بچا بچا کر استعمال کریں؟'' اکرم نے پوچھا۔

''ہاں، بیٹے! پانی بھی ہمیں اپنی ضرورت کے مطابق استعمال کرنا چاہیے۔ تم جانتے ہو نا کہ جب سوکھا پڑ جاتا ہے، کوئی فصل نہیں اُگتی، تب انسان اور حیوان سب پانی کے بغیر پریشان ہو جاتے ہیں۔''

''امّی! تو پھر پانی کا غیر ضروری استعمال کیا ہے؟ ہم اپنی ضرورتوں کے لیے ہی تو پانی استعمال کرتے ہیں؟'' اکرم نے پوچھا۔

امی بولیں ''جہاں بالٹی بھر پانی سے کام چلتا ہے، وہاں دو چار بالٹیاں خرچ کریں تو یہ پانی کا غیر ضروری استعمال کہلائے گا۔ ویسے بھی بغیر ضرورت پانی نہیں بہانا چاہیے۔''

اکرم جھٹ بولا، ''مگر لوگ تو گلیوں اور سڑکوں پر پانی کا چھڑکاؤ کرتے ہیں۔ نل کُھلا چھوڑ دیتے ہیں۔ برتن بھر کر چھلکتا رہتا ہے مگر انھیں پروا نہیں ہوتی۔''

''وہ بھی پانی کا غلط استعمال ہے۔ پانی صرف ضروری کاموں کے لیے ہی استعمال کرنا چاہیے۔'' امّی نے انھیں بڑے پیار سے سمجھایا۔

''جیسے نہانا دھونا، صاف صفائی اور کھانا پکانا بغیر پانی کے نہیں ہو سکتا۔ ہے نا امّی۔'' نرگس جلدی سے بولی۔

اکرم جھٹ سے بولا، ''اور پینے کے لیے بھی ... پیاس کے مارے جب بُرا حال ہو تو دو گھونٹ ٹھنڈا پانی کتنی تازگی دیتا ہے۔''

''بالکل ٹھیک! اب تم دونوں سمجھ گئے کہ پانی کتنی قیمتی چیز ہے۔ شام کو نل آئے تو گُڑیا اور گیند دھو لینا لیکن زیادہ پانی مت بہانا۔''

معانی و اشارات

غسل خانہ – حمام، نہانے کی جگہ bathroom

فصل – پیداوار crop

ٹونٹی – نل tap

مشق

* ایک جملے میں جواب لکھیے:

۱۔ نرگس غسل خانے میں کیوں گئی تھی؟

۲۔ اکرم غسل خانے میں کیوں آیا؟

۳۔ امّی نے غسل خانے میں کیا دیکھا؟

غور کر کے بتائیے۔

پانی کا صحیح استعمال	پانی کا غلط استعمال

* ان حالات میں آپ کیا کریں گے؟

۱۔ کسی کی کھوئی ہوئی چیز آپ کو مل جائے اور آپ اس کے مالک کا پتا جانتے ہوں۔

۲۔ گرمی کے دنوں میں پرندوں یا جانوروں کو دیکھ کر آپ کو محسوس ہو کہ وہ پیاسے ہیں۔

۳۔ اگر کسی کمزور اور ضعیف شخص کو راستہ پار کرانا ہو۔

۴۔ کسی کھلے ہوئے نل سے پانی بہہ رہا ہو۔

آیئے، لطف اُٹھائیں

* انگریزی alphabet لکھ کر جملے کو پڑھیں :

۱۔ میں نے ....لا کھایا۔ (K, J)

۲۔ یہ دوا ....لی ہے۔ (P, T)

۳۔ یہ میری کر....... ہے۔ (G, C)

۴۔ اماں بہت بہادر خاتون تھیں........۔ (B, E)

۵۔ بابو...... میں بہت غریب ہوں۔ (D, G)

۶۔ بارات میں با...... بج رہے ہیں۔ (A, J)

کیا آپ جانتے ہیں؟

پڑھنے کا شوق اب ہم E-book سے پورا کر سکتے ہیں۔ سائنس کی ترقی نے سیاہی سے لکھی جانے والی کتابوں کا زمانہ ختم کر دیا ہے۔ اب الیکٹرانک کتابیں تیار ہونے لگی ہیں۔ ان کی تحریر بے حد خوبصورت اور واضح ہوتی ہیں۔ اس کے حروف کو چھوٹا، بڑا اور روشن کیا جا سکتا ہے۔ اس کتاب میں شامل کسی مضمون کو ہم علیحدہ سے بھی محفوظ کر سکتے ہیں۔

* اُردو میں ترجمہ کیجیے :

1) A friend in need is a friend indeed.

2) Practice makes a man perfect.

3) Health is wealth.

سرگرمی/منصوبہ

سالانہ جلسے کے موقع پر آپ کو اپنی کلاس سجانا ہے۔ اس تعلق سے آپس میں بات چیت کیجیے۔

اضافی مطالعہ

جھرنا

متینؔ اچل پوری

خوش ہو کر کلکاری ماروں
جھرنے تیرے نظر اُتاروں
واہ رے تیرے مونگے موتی
تو نے بڑھا دی آنکھ کی جوتی
کاغذ پر تصویر اُتاروں
جھرنے تیری نظر اُتاروں
سبز بلندی سے گرتا ہے
ساری وادی میں پھرتا ہے
حسن زباں کا تجھ پر واروں
جھرنے تیری نظر اُتاروں

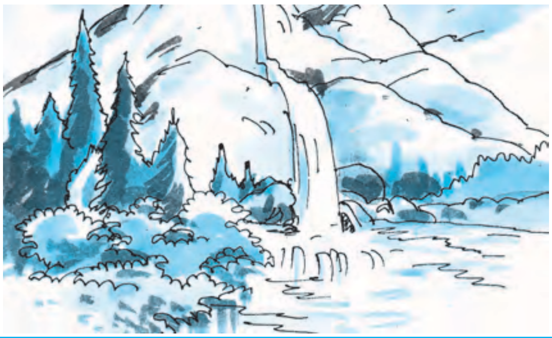

اساتذہ کے لیے

• 'ان حالات میں آپ کیا کریں گے؟' یہ مشق طلبہ کو غور و فکر پر آمادہ کرنے کے لیے دی گئی ہے۔ اس کا تعلق روزمرہ زندگی سے جوڑا گیا ہے۔ اساتذہ مزید مثالوں کے ساتھ اس قسم کی مشقیں تیار کر کے انھیں حل کروائیں۔

۹ دریا کنارے چاندنی

اخترؔ شیرانی

پہلی بات : سُورج کی روشنی سے جو اُجالا پھیلتا ہے، اسے دھوپ کہتے ہیں۔ دھوپ میں آس پاس کے سارے منظر چمک اُٹھتے ہیں۔ اسی طرح رات کے اندھیرے میں چاند کی روشنی سے جو ٹھنڈا ٹھنڈا اُجالا پھیلتا ہے، اسے چاندنی کہا جاتا ہے۔ چاندنی میں بھی ہر منظر بڑا خوب صورت دِکھائی دیتا ہے۔

کیا چھا رہی ہے چاندنی اِٹھلا رہی ہے چاندنی
دریا کی اِک اِک لہر کو نہلا رہی ہے چاندنی
لہرا رہی ہے چاندنی !
دریا کنارے دیکھنا پانی میں تارے دیکھنا
تاروں کو دامن میں لیے کیا کیا نظارے دیکھنا
دِکھلا رہی ہے چاندنی !
اے لو ، وہ بدلی آ گئی اور چاندنی پر چھا گئی
باہر نکلنے کے لیے پھر آئی پھر کترا گئی
گھبرا رہی ہے چاندنی !

خلاصۂ کلام : رات کے وقت چاندنی ہر طرف پھیلی ہوتی ہے۔ بہتے ہوئے دریا کی ہر لہر چاندنی میں چمک رہی ہے۔ پانی میں تاروں کا عکس لہرا رہا ہے۔ پھر بادل چھا جاتے ہیں تو چاندنی غائب ہوجاتی ہے۔

معانی و اشارات

اِٹھلانا - اِترانا swagger
دامن - دریا کی سطح bed of a river
نظارہ - منظر scene
بدلی - بادل cloud
کترانا - بچنا to avoid

مشق

* ایک جملے میں جواب لکھیے :

۱۔ چاندنی کس کو نہلا رہی ہے؟
۲۔ دریا کے دامن میں کیا ہے؟
۳۔ کس کے آنے سے چاندنی غائب ہوگئی؟

تلاش و جستجو

* ان لفظوں کو پڑھیے :

پیارے ، کھارے ، چارے۔
نظم سے ایسے ہی دوسرے الفاظ تلاش کر کے لکھیے۔

درجہ بندی

* نیچے دی ہوئی بے ترتیب سطروں کو نظم کی ترتیب کے مطابق اپنی بیاض میں لکھیے۔

۱۔ پھر آئی پھر کترا گئی
۲۔ دریا کی اِک اِک لہر کو
۳۔ اور چاندنی پر چھا گئی
۴۔ پانی میں تارے دیکھنا

سیر بین

اپنے علاقے کی ندی / دریا / سمندر کے کنارے پر جا کر وہاں کے منظر کا مشاہدہ کیجیے۔

لفظی معمّہ

ذیل میں اسکول سے متعلق چند انگریزی الفاظ دیے ہوئے ہیں۔ان الفاظ کے لیے اُردو میں جو الفاظ استعمال ہوتے ہیں انھیں اشارے کے مطابق مختلف خانوں میں ترتیب وار لکھیے۔

دائیں سے بائیں

1. School-bag
4. Noise
6. Laboratory
9. Chalk
10. Ground
11. Table
12. Book

اوپر سے نیچے

1. Notebook
2. Blackboard
3. Library
4. Student
5. Chair
7. Teacher
8. Peon
9. Player

		4		3			2		1
					5				
	7						6		
								8	
									9
					10				
			12				11		

۱۰ خوشیوں کے تہوار

امان الحق بالاپوری

پہلی بات : ہمارے ملک میں سال بھر میں یوں تو کئی تہوار منائے جاتے ہیں لیکن عید اور دیوالی زیادہ مشہور ہیں۔ بچّے خوشی اور جوش کے ساتھ ان تہواروں کے آنے کا انتظار کرتے ہیں۔

اس نظم میں شاعر نے بچّوں کی خوشیوں اور جوش وخروش کا بڑے اچھے انداز میں ذکر کیا ہے۔ ساتھ ہی یہ بتایا ہے کہ ہمیں سارے تہوار مل جل کر منانا چاہیے۔

آؤ رؤپا ، آؤ غزالی
ساتھ منائیں عید دیوالی

خوب ہے رونق بازاروں میں — بھیڑ لگی ہے دوکانوں میں
تم بھی چل کر دیپ خریدو — میں بھی لے لوں کنگن بالی
ساتھ منائیں عید دیوالی

انور ، اکبر ، اختر آؤ — راجو کو بھی ساتھ میں لاؤ
شیر خورما اور سِویّاں — کھائیں ہم سب پیالی پیالی
ساتھ منائیں عید دیوالی

آؤ مل کر عید منائیں — دیوالی کے دیپ جلائیں
مل کر گائیں پیار کے نغمے — چاروں جانب ہو خوش حالی
ساتھ منائیں عید دیوالی

خلاصۂ کلام : اس نظم میں شاعر نے عید اور دیوالی جیسے بڑے تہواروں کا ذکر کیا ہے۔ ان تہواروں پر بازاروں میں خوب رونق ہوتی ہے۔ بچّے اپنی پسند کی چیزیں خریدتے ہیں۔ تہواروں میں طرح طرح کے پکوان بنائے جاتے ہیں۔ بچّے مِل جُل کر انھیں کھاتے اور مزہ لیتے ہیں۔ دیوالی کے تہوار پر چراغ جلا کر روشنی کی جاتی ہے۔

معانی و اشارات

رونق	- چہل پہل، زندگی festivity	شیر	- دودھ milk
دیپ	- چراغ lamp	خورما	- (صحیح خُرما) کھجور، چھوہارا date

مشق

*** سوالوں کے جواب لکھیے :**

ا۔ اِس نظم میں کن دو تہواروں کا ذکر ہے؟

۲۔ دکانوں میں بھیڑ کیوں لگی ہے؟

۳۔ دیپ کس تہوار پر جلاتے ہیں؟

۴۔ اس نظم میں جن بچوں کے نام آئے ہیں انھیں سلسلہ وار لکھیے۔

۵۔ عید پر کون سے پکوان بنائے جاتے ہیں؟

جوڑیاں لگائیے :

الف	ب
عید	رنگ
دیوالی	سینٹا کلاز
کرسمس	دیپ
ہولی	شیر خرما

*** معلوم کیجیے کہ دیوالی کا تہوار کیوں منایا جاتا ہے؟**

سرگرمی / منصوبہ

اپنے دوستوں کے گھر جا کر عید اور دیوالی کی مبارکباد دیجیے۔

آ ئیے، کھیل کھیلیں

تصویروں کی جگہ مناسب فعل استعمال کر کے جملے دوبارہ لکھیے :

ا۔ شاہین رہی ہے۔

۲۔ خاور بستر پر رہا ہے۔

۳۔ رئیس کتاب رہا ہے۔

۴۔ گھوڑا 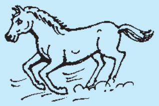 رہا ہے۔

۵۔ کوّا پانی رہا ہے۔

اساتذہ کے لیے

• ’آ ئیے، کھیل کھیلیں‘ کا مقصد مسرت بخش ڈھنگ سے زبان سکھانا ہے۔ اس مشق میں تصویروں کے ذریعے فعل (قواعد) کو سمجھایا گیا ہے۔ قواعد کی تدریس کے لیے تصویروں کی مدد لی جائے۔

۱۱ عبد الرزّاق اسماعیل کالسیکر

پہلی بات : آپ نے حاتم طائی کا نام ضرور سنا ہوگا۔ اس کی سخاوت کے قصے آج بھی مشہور ہیں۔ ایک مرتبہ بادشاہ نے یہ اعلان کروایا کہ جو شخص حاتم کو گرفتار کر کے لائے گا، انعام سے نوازا جائے گا۔ اس ڈر سے حاتم ایک جنگل میں جا چھپا۔ وہاں اس نے ایک بوڑھے کو اپنی بیوی سے یہ کہتے سنا کہ ہم غربت کے مارے پریشان ہیں۔ اگر حاتم ہمیں مل جاتا تو ہمارے دُکھ درد دور ہو جاتے۔ یہ سن کر حاتم نے اپنے آپ کو ان کے سامنے پیش کر دیا کہ تم مجھے بادشاہ کے حوالے کر کے انعام کی رقم حاصل کرلو۔

دنیا میں آج بھی ایسے کئی لوگ موجود ہیں جنھیں اللہ نے بے شمار دولت سے نوازا ہے۔ اسی کے ساتھ ان کے دل میں غریبوں اور پریشان حال لوگوں کی مدد کا جذبہ بھی موجود ہے۔ اس سبق میں ایسے ہی ایک شخص کا ذکر کیا گیا ہے۔

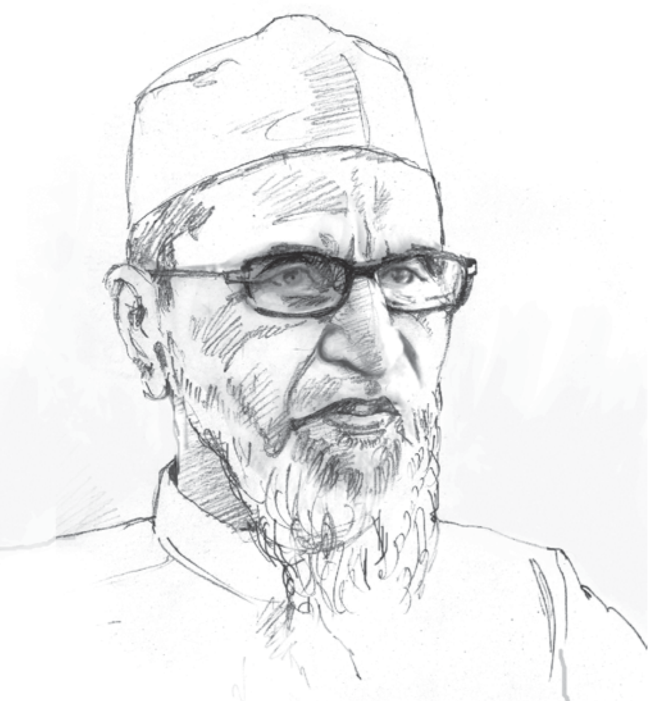

عبد الرزّاق اسماعیل کالسیکر کا شمار کوکن کی اہم شخصیتوں میں ہوتا ہے۔ ۱۸؍ جولائی ۱۹۳۱ء کو وہ رتناگری کے ایک قصبے 'داسوٗر' میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد نے ممبئی آ کر صابن سازی کا کاروبار شروع کر دیا تھا۔ ان کے ابتدائی حالات بہت اچھّے نہیں تھے۔ عبد الرزّاق کالسیکر دبئی چلے گئے اور وہاں انھوں نے لانڈری کا کاروبار شروع کیا۔ پھر چند برسوں بعد عطر سازی کا کاروبار کرنے لگے۔ محنت کے نتیجے میں ان کے کاروبار میں اس قدر برکت ہوئی کہ ان کا شمار دبئی کے امیر ترین تاجروں میں ہونے لگا۔ 'الرّصاصی پرفیوم' کے نام سے انھوں نے دنیا بھر میں ایک سو پندرہ اسٹور قائم کیے جہاں سے تقریباً پچاس مُلکوں کو عطر فروخت کیا جاتا ہے۔

حاجی کالسیکر نماز روزے کے بڑے پابند تھے۔ ان میں سخاوت اور مروّت جیسی خوبیاں تھیں۔ وہ اپنے سارے کام اُصولوں کی پابندی سے کرتے تھے۔ خدا نے انھیں دولت سے نوازا تھا، اسی کے ساتھ انسانیت کا درد بھی عطا کیا تھا۔ محتاجوں، ناداروں اور مُفلسوں کی ترقی اور سماجی بھلائی کے کاموں کا جذبہ ان میں کوٹ کوٹ کر بھرا تھا۔ انھوں نے بے شمار دینی، تعلیمی اور سماجی اداروں کو مالی امداد سے نوازا۔ ان کی سرپرستی میں کئی ادارے قائم ہوئے۔

ان میں 'الحمد ٹرسٹ'، 'اے۔ای۔کالسیکر ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر ٹرسٹ' اور 'فیروس ایجوکیشنل فاؤنڈیشن' قابلِ ذکر ہیں۔

کالسیکر نہایت سادگی پسند، کفایت شعار اور قوم کے خدمت گزار تھے۔ وہ اکثر لوگوں کو قرض دیا کرتے تھے مگر قرض نہ لوٹائے جانے پر بھی ان کے برتاؤ میں فرق نہ آتا۔ اگر کوئی ان سے بُرا سلوک کرتا، تب بھی وہ اس کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرتے۔ ان کی عادت تھی کہ کبھی اکیلے کھانا نہیں کھاتے تھے۔ ان کے دسترخوان پر کوئی نہ کوئی مہمان ضرور ہوتا تھا۔ ایک مرتبہ وہ کھانا کھا رہے تھے، کوئی نہ تھا تو راستہ چلتے فقیر کو بُلا کر ساتھ بٹھا لیا۔ وہ اکثر کہا کرتے تھے، ''وہ انسان نہیں جو انسان کے کام نہ آئے۔''

حاجی عبدالرزّاق کالسیکر کی زندگی ہمارے لیے ایک مثال ہے۔ ۱۰/ اگست ۲۰۱۵ء کو ان کا انتقال ہوا۔ ان کے قائم کیے ہوئے فلاحی اور تعلیمی ادارے ہمیں ان کی یاد دلاتے رہیں گے۔

معانی و اشارات

قصبہ	- بڑا گاؤں town	مروّت	- لحاظ کرنا politeness
تاجر	- بیوپاری businessman	نوازنا	- عزّت بخشنا، بخشش کرنا bestow
سخاوت	- اپنے مال سے لوگوں کی مدد کرنا، فیاضی، بخشش generosity	کفایت شعار	- بچت کرنے والا economical
		فلاحی	- بھلائی سے متعلق welfare

مشق

* ایک جملے میں جواب لکھیے :

۱۔ عبدالرزّاق کالسیکر کہاں پیدا ہوئے تھے؟

۲۔ عبد الرزّاق کالسیکر نے دبئی میں کون سے کاروبار شروع کیے تھے؟

۳۔ 'الرّصاصی پرفیوم' کے نام سے کتنے اسٹور دنیا بھر میں قائم کیے گئے تھے؟

۴۔ بُرا سلوک کرنے والوں کے ساتھ حاجی کالسیکر کیسا برتاؤ کرتے تھے؟

۵۔ حاجی کالسیکر کا انتقال کب ہوا؟

* مختصر جواب لکھیے :

۱۔ حاجی کالسیکر کن خوبیوں کے مالک تھے؟

۲۔ حاجی کالسیکر نے کن اداروں کی تعمیر و ترقی میں مدد کی؟

۳۔ کس واقعے سے پتا چلتا ہے کہ حاجی کالسیکر اکیلے کھانا نہیں کھاتے تھے؟

* قوسین میں دیے ہوئے الفاظ کی مدد سے خالی جگہوں کو پُر کیجیے:

(فلم، دوا، عطر، عمارت، گھڑی)

مثال - ممبئ آ کر صابن سازی کا کاروبار شروع کر دیا تھا۔

۱۔ چند برسوں بعد وہ ....سازی کا کاروبار کرنے لگے۔

۲۔ دہلی میں ....سازی کے کئی کارخانے ہیں۔

۳۔ ساگوان کی لکڑی ....سازی کے کام آتی ہے۔

۴۔ ممبئ ....سازی کا ایک اہم مرکز ہے۔

۵۔ اس نے ....سازی کا ہنر سیکھ لیا۔

بات سے بات چلے

''اچھا انسان بننے کے لیے ہمیں کون سے کام کرنے چاہئیں اور کن برائیوں سے بچنا چاہیے؟'' اس موضوع پر گروہ میں بات چیت کیجیے۔

زورِ قلم

اس سبق سے ایسے الفاظ تلاش کر کے اپنی بیاض میں لکھیے جن کے آخر میں 'ت' آتا ہو مثلاً 'عظمت'۔

سرگرمی/منصوبہ

استاد/ سرپرست کی مدد سے دنیا کی چند ایسی شخصیات کے نام معلوم کیجیے جو بے شمار دولت کی مالک ہیں۔

آیئے، لطف اُٹھائیں

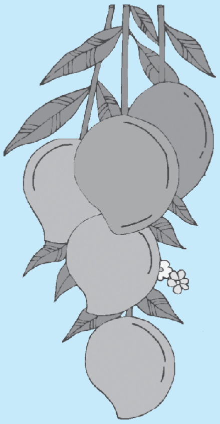

ایک تھے چھبّو میاں۔ ایک دِن وہ شکار کو چلے۔ راستے میں تربوز کا کھیت تھا جس میں بڑے بڑے تربوز لگے ہوئے تھے۔ جب چھبّو میاں نے تربوز دیکھا تو حیران ہوکر کہنے لگے، ''ارے! اتنی چھوٹی چھوٹی بیلوں میں اتنے بڑے بڑے تربوز! اِن کو تو بہت بڑے پیڑ پر لگنا چاہیے تھا۔''

چھبّو میاں اور آگے چلے۔ راستے میں آم کا پیڑ تھا۔ آم کا پیڑ بہت بڑا تھا۔ اس میں چھوٹی چھوٹی کیریاں لگی تھیں۔ چھبّو میاں نے جب یہ منظر دیکھا تو اور بھی حیران ہوئے اور بولے، ''ارے اتنا بڑا پیڑ اور اتنے چھوٹے پھل! اس پیڑ پر تو تربوز لگنا چاہیے تھا اور تربوز کے کھیت میں آم۔'' ابھی وہ منہ اوُپر کیے کیریوں کو دیکھ ہی رہے تھے کہ ایک کیری پَٹ سے ٹوٹ کر گری۔ کیری ٹھیک چھبّو میاں کی ناک پر پڑی۔ اُنھیں اچھّی خاصی چوٹ آئی اور وہ ناک پکڑ کر بیٹھ گئے۔ تھوڑی دیر میں جب درد کچھ کم ہوا تو چھبّو میاں کہنے لگے، ''اللہ کا شکر ہے کہ یہاں تربوز نہیں ہیں ورنہ نہ جانے میری ناک کا کیا حال ہوا ہوتا۔''

اساتذہ کے لیے

- اس کتاب میں پہلی بار مشق کے تحت ذیلی سرخیاں قائم کی گئی ہیں جن کا مقصد طلبہ کی ذہنی صلاحیتوں کو فروغ دے کر ان کے لسانی اور جمالیاتی ذوق کو پروان چڑھانا ہے۔ نیز ان کی تخلیقی صلاحیتوں کو اُبھارنا ہے۔ اساتذہ ان سرخیوں کے طرز پر طلبہ کی تدریس کے لیے مزید مشقیں تیار کریں۔

۱۲ کتابیں

ظفر کمالی

پہلی بات : علم حاصل کرنے کے لیے ہم مدرسے جاتے ہیں۔ یہاں طرح طرح کی کتابیں ہوتی ہیں: تاریخ، جغرافیہ، ریاضی، سائنس اور زبان کے علم پر۔ یہ علم ہمارے لیے قیمتی خزانہ ہے۔ دنیا میں زندگی گزارنے کے لیے ہمیں علم کی ضرورت ہوتی ہے جو ہم کتابوں سے حاصل کرتے ہیں۔ مدرسے میں پڑھی پڑھائی جانے والی کتابوں کے علاوہ لائبریری میں کہانیوں، نظموں اور معلومات کی کتابیں ملتی ہیں۔ ہمیں ان سے بھی علم حاصل کرنا چاہیے۔

سمجھتا ہے اسے سارا زمانہ ۔۔۔ کتابیں عِلم و حِکمت کا خزانہ
کتابیں کیا ہیں ، رؤحانی غِذا ہیں ۔۔۔ سکوٗں دل کا ، دواؤں کی دوا ہیں
کتابوں سے ہے جس کی آشنائی ۔۔۔ بڑی دولت جہاں میں اس نے پائی
سِکھاتی ہیں یہ جینے کا طریقہ ۔۔۔ بتاتی ہیں ہمیں کیا ہے سلیقہ
کسی نے منہ کتابوں سے جو پھیرا ۔۔۔ یقیناً اس کو ذِلّت نے ہے گھیرا
کتابوں سے اگر خالی مکاں ہے ۔۔۔ وہ ہے بھوتوں کا مسکن، گھر کہاں ہے

کتابوں سے سدا رشتہ بڑھاؤ
اسی میں زندگی اپنی لگاؤ

خلاصۂ کلام : سب مانتے ہیں کہ کتابوں سے علم کا خزانہ حاصل کیا جاسکتا ہے۔ کتابیں پڑھنے سے دل کو سکون ملتا ہے اور ان سے دوستی بڑی دولت ہے۔ کتابیں زندگی کا ڈھنگ سکھاتی ہیں۔ اگر کوئی ان سے رشتہ توڑ لیتا ہے تو اسے دنیا میں ذلیل ہونا پڑتا ہے۔ جس گھر میں کتابیں نہیں ہوتیں اسے اچھا نہیں سمجھا جاتا۔

معانی و اشارات

آشنائی – جان پہچان knowing ۔۔۔ ذِلت – برائی meanness
منہ پھیرنا – تعلق نہ رکھنا to neglect ۔۔۔ مسکن – رہنے کی جگہ abode

مشق

* سوالوں کے جواب لکھیے :

۱۔ کتابیں کس چیز کا خزانہ ہیں؟
۲۔ دِل کو سکون کس چیز سے ملتا ہے؟
۳۔ بڑی دولت کیسے حاصل ہوتی ہے؟
۴۔ کتابیں ہمیں کیا سِکھاتی ہیں؟
۵۔ کتابوں سے منہ پھیرنے کا نتیجہ کیا ہوتا ہے؟
۶۔ جہاں کتابیں نہیں اس گھر کو کیا کہا گیا ہے؟

* خالی جگہ پُر کیجیے :

۱۔ کتابیں کیا ہیں ، .... غذا ہیں
۲۔ بڑی .... جہاں میں اس نے پائی
۳۔ سکھاتی ہے یہ .... کا طریقہ
۴۔ کتابوں سے سدا .... بڑھاؤ

سرگرمی/منصوبہ

اسکول کی لائبریری سے کہانیوں اور نظموں کی کتابیں حاصل کرکے انھیں پڑھیے اور جو کچھ ان میں لکھا ہے، اپنے دوستوں کو سنائیے۔

سیر بین

اسکول سے گھر آتے وقت راستے میں نظر آنے والے مختلف سائن بورڈ پر لکھی ہوئی تحریریں پڑھیے اور انھیں اپنی یادداشت کے سہارے بیاض میں لکھیے۔

زورِ قلم

* دیے ہوئے نکات کی مدد سے 'سیلاب' عنوان پر دس سطروں کا مضمون لکھیے۔

سیلاب کا منظر ...... زبردست جانی مالی نقصان ...... سیلاب کے بعد کی تکلیف اور پریشانی ...... راحت کاری کے کام ...... حکومت کی امداد ...... لوگوں اور سماجی اداروں کا مدد پہنچانا ...... سیلاب سے متاثر لوگوں کو دوبارہ بسانے کی کوشش ...... سیلاب سے بچنے کی تدبیریں۔

۱۳ پرندوں کا دوست

پہلی بات : مولانا ابوالکلام آزاد بھارت کی جنگِ آزادی میں شریک تھے۔ انگریزوں نے انھیں احمد نگر کی جیل میں قید کر دیا تھا۔ جیل میں وہ روزانہ چڑیوں کو دیکھا کرتے اور انھیں دانے کھلایا کرتے تھے۔ چند ہی دنوں میں وہ چڑیاں ان سے اس قدر مانوس ہوگئیں کہ کبھی ان کے پاس آ بیٹھتیں، اُچھلتیں، کودتیں اور کبھی ان کے کندھے پر چھلانگ لگاتیں۔ یہ چڑیاں اکثر ان کے صوفے اور کتابوں کے آس پاس منڈلاتی رہتیں۔

اس سے پتا چلا کہ پرندے اور جانور انسانوں سے بہت جلد ہل جاتے ہیں۔ پرندوں کے ایک ایسے ہی دوست تھے سالم علی۔ انھوں نے پرندوں کے متعلق معلومات کا خزانہ جمع کیا تھا۔ اس مضمون میں ان کے حالات بیان کیے گئے ہیں۔

سالم علی ہمارے ملک میں پرندوں کے نام ور سائنس داں گزرے ہیں۔ ان کے والد کا نام معز الدّین تھا۔ سالم علی ۱۲/ نومبر ۱۸۹۶ء کو پیدا ہوئے۔ جب وہ ایک برس کے تھے تب ان کے والد کا انتقال ہوا اور جب وہ تین برس کے ہوئے تو ان کی والدہ زینت النساء بھی اللہ کو پیاری ہوگئیں۔

سالم علی نے پرندوں کے بارے میں ایسی معلوٗمات جمع کی ہیں کہ پڑھ کر حیرت ہوتی ہے۔ بچپن ہی سے انھیں پرندے اچھّے لگتے تھے۔ وہ گھنٹوں فضا میں چڑیوں کو اُڑتے ہوئے دیکھتے رہتے۔ جب وہ دس سال کے تھے تو ایک بار کسی شکاری نے ایک گورَیّا کا شکار کیا۔ جب وہ زمین پر گری تو سالم علی دوڑ کر گئے اور اسے اُٹھا لیا۔ انھوں نے چڑیا کی گردن پر ایک پیلا دھبّا دیکھا۔ وہ دوڑتے ہوئے اپنے چچا امیر الدّین طیب جی کے پاس آئے اور اُن سے پوچھنے لگے کہ یہ کون سی چڑیا ہے؟ امیر الدین خود بھی شکاری تھے لیکن وہ بھی اس چڑیا کو پہچان نہ سکے۔

ایک مرتبہ امیر الدّین سالم علی کو لے کر ممبئی کی نیچرل ہسٹری سوسائٹی گئے۔ سوسائٹی کے سکریٹری کو یہ دیکھ کر بڑی حیرت ہوئی کہ سالم علی کو پرندوں سے اتنی دلچسپی ہے۔ انھوں نے سالم علی کو مردہ پرندوں کے جسم دِکھانے شروٗع کیے جن کو بھراؤ کر کے وہاں رکھا گیا تھا۔ سالم علی نے سوچا بھی نہیں تھا کہ پرندوں کی اتنی قسمیں ہوتی ہیں۔ اس کے بعد سالم علی نیچرل ہسٹری سوسائٹی میں اکثر جانے لگے۔ انھوں نے وہاں بے شمار پرندوں کو پہچانا اور مردہ پرندوں کی

کھال میں بھراؤ کرنا سیکھ لیا۔ ایک دلچسپ بات یہ ہے کہ سالم علی کے پاس کسی یونیورسٹی کی ڈگری نہیں تھی۔ انھوں نے کالج میں داخلہ لیا تو تھا لیکن ریاضی میں انھیں کوئی دلچسپی نہیں تھی اس لیے کالج چھوڑ دیا۔ ان کے بڑے بھائی برما میں کانوں کی کُھدائی کا کام کرتے تھے۔ سالم علی وہاں چلے گئے تاکہ بھائی کی مدد کرسکیں۔ وہاں بھی وہ جنگلوں میں گھومتے پھرتے اور پرندوں کو ڈھونڈتے رہتے تھے۔ پھر وہ ممبئی واپس آ گئے۔ یہاں انھوں نے علم حیوانات میں ایک کورس مکمل کیا اور ممبئی نیچرل ہسٹری سوسائٹی میں ملازم ہو گئے۔

سالم علی لمبے عرصے تک پرندوں کا مطالعہ کرتے رہے۔ وہ سنی سنائی باتوں پر بھروسا نہیں کرتے تھے بلکہ خود مشاہدہ اور تجربہ کر کے معلوٗمات حاصل کرتے تھے۔ انھوں نے ایک لمبے عرصے تک 'بیا' کے بارے میں جانکاری حاصل کی۔ وہ تین چار مہینے صبح سے شام تک اس چڑیا کے رہن سہن اور عادتوں کا مشاہدہ کرتے رہے۔ ۱۹۳۰ء میں انھوں نے اپنی معلوٗمات کو ایک کتاب کی شکل میں پیش کیا۔ اس کتاب سے پوری دنیا میں ان کی شہرت پھیل گئی۔

بچپن ہی سے سالم علی پرندوں پر ایک کتاب لکھنا چاہتے تھے۔ چنانچہ ۱۹۴۱ء میں انھوں نے The Book of Indian Birds کے نام سے ایک اور دلچسپ کتاب لکھی۔ اس میں رنگین تصویروں کے ذریعے پرندوں کی پہچان کرائی گئی ہے۔ ایک عام آدمی بھی ان خوٗب صوٗرت تصویروں کے ذریعے آسانی سے کسی پرندے کو پہچان سکتا ہے اور اس کے بارے میں ضروٗری معلوٗمات حاصل کرسکتا ہے۔

سالم علی نے پرندوں کے مشاہدے اور معلوٗمات کے لیے کئی بار بیرونی ملکوں کا سفر بھی کیا۔ انھیں بڑے بڑے اعزازات دیے گئے۔ پوری دنیا میں ان کی خدمات کو تسلیم کیا گیا۔ ہماری حکومت نے ۱۹۵۸ء میں سالم علی کو 'پدم بھوشن' کا، پھر ۱۹۷۶ء میں 'پدم وِبھوشن' کا اعزاز دیا۔

۲۰/ جون ۱۹۸۷ء کو ممبئی میں ان کا انتقال ہوا۔ ان کی موت سے پرندوں نے اپنا ایک سچّا دوست کھو دیا۔

معانی واشارات

نام ور - مشہور famous
عالم - جاننے والا learned
حیوانات - جاندار animals
مشاہدہ - دیکھنا observation
بیرونی ملک - پردیس foreign country
اعزازات - اعزاز کی جمع، انعام prize

مشق

* ایک جملے میں جواب لکھیے :

۱۔ امیر الدّین طیب جی کون تھے؟
۲۔ سالم علی نے کالج کیوں چھوڑ دیا تھا؟
۳۔ سالم علی نے برما سے واپسی پر کہاں ملازمت اختیار کی؟
۴۔ بھارت کے پرندوں سے متعلق سالم علی نے کون سی کتاب لکھی؟
۵۔ سالم علی کو کون سے اعزازات سے نوازا گیا؟

* مختصر جواب لکھیے :

۱۔ گورَیّا کو زمین پر گرا ہوا دیکھ کر سالم علی نے کیا کیا تھا؟
۲۔ ممبئی کی نیچرل ہسٹری سوسائٹی میں سالم علی نے کیا دیکھا؟
۳۔ سالم علی نے پرندوں کے متعلق معلومات کس طرح جمع کی؟

* سبق کی مدد سے خالی جگہوں کو پُر کیجیے :

۱۔ انھیں پوری دنیا میں پرندوں کا .... سمجھا جاتا تھا۔
۲۔ انھوں نے چڑیا کی گردن پر ایک .... دھبّا دیکھا۔
۳۔ وہ .... باتوں پر بھروسا نہیں کرتے تھے۔
۴۔ اس کتاب سے پوری دنیا میں ان کی .... پھیل گئی۔
۵۔ انھیں بڑے بڑے .... دیے گئے۔

ترتیب دیجیے

* پرندوں کی آوازوں کے اعتبار سے مناسب جوڑیاں لگائیے۔

الف	ب
چڑیا	کوکو
کبوتر	ٹیں ٹیں
کوا	غٹرغوں
کوئل	چوں چوں
طوطا	کائیں کائیں

سرگرمی/منصوبہ

سالم علی کی زندگی کے مزید حالات معلوم کیجیے۔

* دیے ہوئے پرندوں کے نام مربع میں تلاش کر کے ان کے اطراف چوکون بنائیے۔ جیسے بلبل

مور　بگلا　چڑیا　عقاب　باز　چیل

طوطا　بیا

ب	چ	م	م	و	ر	چ
گ	ل	ڑ	ی	ن	ع	ڑ
ل	د	ب	ا	ز	ق	ی
ا	ب	ا	ل	ب	ا	ا
چ	ی	ل	ز	ی	ب	د
ط	و	ط	ا	ا	ہ	ف

کیا آپ جانتے ہیں؟

بامبے نیچرل ہسٹری سوسائٹی (BNHS)

ممبئی میں واقع یہ ایک ادارہ ہے جو جنگلاتی زندگی پر تحقیق کرتا ہے۔ اس کا مقصد قدرتی وسائل اور جنگلاتی زندگی کا تحفّظ ہے۔ پرندوں کے ماہر سالم علی نے تحقیقات کی جو روایت قائم کی تھی، اسی کو بامبے نیچرل ہسٹری سوسائٹی نے سائنسی بنیادوں پر آگے بڑھایا۔ قدرتی وسائل اور ماحول کی نگہداشت کے سلسلے میں یہ ادارہ اہم تحقیقات انجام دے رہا ہے۔ ہمارے ملک کے جنگلات، پہاڑ، ریگستان اور سمندری علاقوں میں بامبے نیچرل ہسٹری سوسائٹی کی تحقیقات جاری ہیں۔ اس ادارے سے متعلق مزید معلومات درج ذیل ویب سائٹ پر دستیاب ہیں :

www.mumbai.org.uk

سیر بین

کسی میوزیم یا چڑیا گھر میں جاکر زندہ اور مردہ جانوروں کا مشاہدہ کیجیے۔

آئیے، زبان سیکھیں

تعداد

اسم یعنی چیز، شخص، جگہ وغیرہ ایک اور ایک سے زیادہ ہوتے ہیں۔ نیچے دیے ہوئے جملوں کو پڑھیے۔

۱۔ فقیر کو روٹی دے دو۔
۲۔ فقیروں کو روٹیاں دے دو۔
۳۔ لڑکا پتنگ اُڑا رہا ہے۔
۴۔ لڑکے پتنگیں اُڑا رہے ہیں۔
۵۔ کتا بھونک رہا ہے۔
۶۔ کتّے بھونک رہے ہیں۔

ایک	ایک سے زیادہ
فقیر	فقیروں
روٹی	روٹیاں
لڑکا	لڑکے
پتنگ	پتنگیں
کتا	کتے

ان مثالوں کے پہلے خانے کے 'ایک اسم' کو **واحد** (singular) کہتے ہیں اور دوسرے خانے میں ایک سے زیادہ اسموں کو **جمع** (plural) کہا جاتا ہے۔

نیچے دیے ہوئے اسموں کو واحد اور جمع کے خانوں میں الگ کیجیے۔

پرندہ، پتّی، گھوڑے، عورتیں، پتّیاں، گھوڑا، تارے، عورت، تارہ، پرندے۔

میرا وطن

شفیع الدین نیّر

پہلی بات : ہم روزانہ اسکول کے میدان میں راشٹر گیت گاتے ہیں۔ اس میں ہمارے ملک کی ریاستوں، دریاؤں، جنگلوں کی خوب تعریف کی گئی ہے۔ اقبالؔ کے قومی ترانے میں ہندوستان کو دنیا کے تمام ملکوں سے اچھا کہا گیا ہے۔ اُردو میں وطن کی تعریف میں کئی نظمیں لکھی گئی ہیں۔ ایسی نظمیں پڑھ کر ہمارے دلوں میں وطن سے محبت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ اس نظم میں وطن کی خوبیاں بیان کی گئی ہیں۔

یہ میرا وطن ہے ، یہ میرا وطن

پہاڑوں کا منظر ، بَنوں کا سماں — ہیں ان میں ہزاروں ہی چشمے رواں
کہاں تک بیاں اس کی ہوں خوبیاں — ہے فردوس کا اس چمن پر گُماں

یہ باغِ اِرم ہے ، یہ باغِ عدن
یہ میرا وطن ہے ، یہ میرا وطن

وہ چِڑیا ، وہ طوطا ، وہ مینا ، وہ مور — وہ کوئل ، وہ بُلبُل ، وہ قُمری ، چکور
وہ جھیلوں کی لہریں ، وہ دریا کا زور — وہ جھرنوں کا گِرنا ، وہ پانی کا شور

وہ سرسبز اِس کے پہاڑ اور بَن
یہ میرا وطن ہے ، یہ میرا وطن

وہ غلّے ، وہ میوے ، وہ ترکاریاں — وہ خوش رنگ پھولوں کی گُل کاریاں
وہ سرسبز باغوں کی پُھلواریاں — وہ سیراب اور خوش نُما کیاریاں

زمینیں وہ زرخیز ، دِلکش چمن
یہ میرا وطن ہے ، یہ میرا وطن

خلاصۂ کلام : شاعر کہتا ہے کہ میرے وطن میں بہت سی خوبیاں ہیں۔ یہاں کے خوش نما پرندے اور دریا، جھیل، آبشار اس کے قدرتی حسن کو بڑھاتے ہیں۔ سرسبز جنگلوں اور بلند پہاڑوں کا ہرا بھرا سماں بڑا دلکش ہے۔ یہاں مختلف قسم کے اناج، میوے، پھل، پھول اُگتے ہیں کیونکہ یہاں کی زمین بڑی زرخیز ہے۔ یہاں کے پہاڑوں، چشموں اور ہرے بھرے جنگلوں نے ہندوستان کو جنت کی مانند بنا دیا ہے۔

معانی و اشارات

جھرنا - اونچائی سے پانی کا گرنا triplet, spring

گل کاری - نقش و نگار embroidery

سرسبز - ہرا بھرا lush green

بَن - جنگل forest

سیراب - پانی سے بھرا ہوا saturated, full of water

خوش نما - خوبصورت، اچھا دِکھائی دینے والا beautiful

زرخیز - اچھی فصل پیدا کرنے والی زمین fertile

دلکش - خوب صورت، حسین، دل کو کھینچنے والا attractive, beautiful

مشق

* **ایک جملے میں جواب لکھیے :**

۱۔ چشمے کہاں رواں ہیں؟

۲۔ فردوس کا گمان کس پر ہوتا ہے؟

۳۔ شاعر نے باغِ اِرم کسے کہا ہے؟

۴۔ میرے وطن کے پہاڑ اور بن کیسے ہیں؟

* **قوس میں دیے ہوئے صحیح لفظ سے خالی جگہ پُر کیجیے :**

۱۔ وہ .... اس کے پہاڑ اور بن

(بے برگ ، سرسبز ، سربلند)

۲۔ وہ غلّے ، وہ میوے ، وہ ....

(سبزیاں ، لوکیاں ، ترکاریاں)

۳۔ وہ سیراب اور خوش نما ....

(بالیاں ، بدلیاں ، کیاریاں)

۴۔ زمینیں وہ .... دلکش چمن

(زرخیز ، لب ریز ، گل ریز)

سیر بین

اپنے شہر سے قریب کسی باغ یا دریا کی سیر کیجیے۔

وسعت میرے بیان کی

* **اس شعر کا مطلب اپنے لفظوں میں لکھیے۔**

کہاں تک بیاں اس کی ہوں خوبیاں
ہے فردوس کا اس چمن پر گماں

* ریاست مہاراشٹر کی سیاحت (ٹورزم) کی معلوماتی ویب سائٹس دی جا رہی ہیں۔ اپنی ریاست کے مختلف شہروں کے بارے میں معلومات حاصل کیجیے۔

- **www.maharashtratourism.gov.in**
- **www.maharashtratourism.net**

اضافی معلومات

دریا کے پانی کی قوت سے بجلی پیدا کی جاتی ہے۔ اس بجلی کو آبی بجلی کہتے ہیں۔ ہمارے ملک کی بعض ریاستوں میں پانی سے بجلی پیدا کی جاتی ہے جیسے ہماچل پردیش میں بھاکڑا ننگل، مہاراشٹر میں جائیکواڑی وغیرہ۔

غور کیجیے

جس طرح پانی کی قوت سے بجلی تیار کی جاتی ہے اسی طرح اور کون سی اشیا ہیں جن سے ہمارے ملک میں بجلی تیار کی جاتی ہے؟ استاد کی مدد سے ان اشیا سے حاصل ہونے والی بجلی کے نام معلوم کیجیے۔

میں نے کیا سمجھا؟

وطن سے محبت کرنا میرا فرض ہے۔

خود آموزی

اس نظم میں جن پرندوں کا ذکر ہوا ہے ان میں سے مور، مینا، طوطا اور چڑیا کے خاکے جمع کیجیے اور ان میں رنگ بھریے۔

آیئے، کھیل کھیلیں

دیے ہوئے حروف سے خالی جگہ پُر کر کے پھلوں، ترکاریوں کے نام تلاش کیجیے۔

				آ
			ی	س
		ل		پ
	ن		ا	ج
ن		ن		ب
	ت	ی	پ	

جوابات صفحہ ۳۹ پر دیکھیں۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

دریا بہتا ہے۔
موج اُٹھتی ہے۔
ہوا چلتی ہے۔
دن ڈھلتا ہے۔
موسم بدلتا ہے۔
آبشار گرتا ہے۔

۱۵ کمپیوٹر

پہلی بات : آج کل بہت سے کام کمپیوٹر کی مدد سے کیے جا رہے ہیں۔ بچوں کی ابتدائی تعلیم کے زمانے میں انھیں کمپیوٹر سے آشنا کر دینا ضروری ہے کیونکہ کمپیوٹر آج کی تعلیم کا سب سے اہم وسیلہ بن گیا ہے۔ ہر اسکول میں کمپیوٹر لیب قائم ہو چکے ہیں۔ ان کو ایک دوسرے سے جوڑ کر اسکول کے تمام کمپیوٹروں پر ایک ساتھ کام کرنا بھی اب ممکن ہو گیا ہے بلکہ اسی سلسلے کو شہر اور شہر کے باہر کے کمپیوٹروں سے بھی جوڑا جا سکتا ہے۔

اس سبق کی گفتگو میں کمپیوٹر کے متعلق بالکل ابتدائی معلومات دی گئی ہے۔

(چھٹی جماعت کے اُستاد بڑے خوش خوش جماعت میں داخل ہوتے ہیں)

استاد : بچّو! کل جو نیا کمرہ ہماری جماعت سے لگ کر تیار کیا گیا ہے، اس کے دروازے پر کیا لکھا ہے؟

احمد : سر، اس پر لکھا ہے: کمپیوٹر لیب۔

استاد : بالکل ٹھیک، کیا آپ جانتے ہیں اس کمرے میں کیا ہے؟

حنا : جی نہیں سر، کیا ہے وہاں؟

استاد : آیئے، ہم اس کمرے میں چل کر دیکھتے ہیں۔ (استاد اور تمام بچے پاس کے کمرے کی طرف جاتے ہیں)

راشد : سر، کمرے کے باہر یہ کیوں لکھا ہے کہ ”جوتے باہر ہی اُتاریے“

استاد : دراصل اس کمرے کو دھول اور مٹّی سے بچانا ضروری ہے اس لیے جوتے کمپیوٹر لیب سے باہر اُتار دینے چاہئیں۔ (استاد اور بچّے اپنے جوتے دروازے پر اُتار کر لیب میں داخل ہوتے ہیں۔ کمپیوٹر سکھانے والی میڈم انھیں دیکھ کر بہت خوش ہوتی ہیں)

میڈم : آیئے سر، کیا آپ بچّوں کو کمپیوٹر لیب دِکھانا چاہتے ہیں؟

استاد : جی میڈم۔ (بچّوں سے) کیا آپ جانتے ہیں، کمپیوٹر لیب کسے کہتے ہیں؟

حنا : سر، میں بتاتی ہوں۔ جس کمرے میں کمپیوٹروں پر کام کیا جاتا ہے، اسے کمپیوٹر لیب کہتے ہیں۔

میڈم : شاباش! آپ نے صحیح بتایا۔ بچّو! ہمارے دِماغ کی طرح کمپیوٹر کا بھی دِماغ ہوتا ہے۔ اسے ’سی پی یو‘ کہتے ہیں۔ دیکھیے، یہ ہے سی پی یو۔ کمپیوٹر کی ساری طاقت اور عقل اسی میں بھری ہوتی ہے۔

راشد : میڈم، کمپیوٹر سے کیا کام لیے جاتے ہیں؟

میڈم : بچّو! پہلے یہ جان لو کہ سی پی یو سے جڑے ہوئے تین حصّے اور ہوتے ہیں دیکھیے ، یہ ٹی وی جیسا بکس جو ہے نا، اسے مانیٹر کہتے ہیں۔ کمپیوٹر سے حاصل ہونے والی ساری معلوٗمات اس پر نظر آتی ہے۔

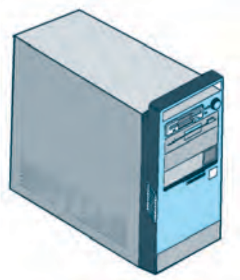

حنا : اور میڈم ، یہ بٹنوں والی پلیٹ جو ہے ....

میڈم : اسے کی-بورڈ کہتے ہیں جس کے بٹنوں کو دبا کر کمپیوٹر کو چلایا جاتا ہے اور اس میں معلومات داخل کی جاتی ہے یا اس سے معلومات لی جاتی ہے۔

احمد : یہ وائر سے جُڑی ہوئی گول گول سی ڈِبیا کیا ہے، میڈم؟

میڈم : اسے ماؤس کہتے ہیں۔

کچھ بچّے: (ایک ساتھ) ماؤس ، ارے یہ ماؤس ہے! ماؤس تو چوٗہے کو کہتے ہیں۔ (تمام بچّے اور استاد ہنستے ہیں)

میڈم : جی ہاں ، اسے ماؤس ہی کہتے ہیں۔ اس میں بھی بٹن ہوتے ہیں جو کمپیوٹر کے کاموں میں تیزی لانے کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔ سی پی یو، مانیٹر، کی-بورڈ اور ماؤس ان چاروں کے ملنے سے کمپیوٹر بنتا ہے۔

راشد : میڈم، میں نے پوٗچھا تھا کہ یہ کیا کیا کام کرتا ہے؟

میڈم : ہاں ہاں، وہی تو بتا رہی ہوں۔ کمپیوٹر خود کچھ نہیں کرسکتا جب تک کہ اس میں معلوٗمات داخل نہ کی جائے۔ جب اس میں معلوٗمات داخل کردی جائے تو یہ بہت سے کام کرتا ہے۔ اس کی مدد سے اُردو، ہندی، انگریزی، حساب، سائنس وغیرہ کی معلوٗمات حاصل کی جاسکتی ہے۔ اس کے علاوہ کمپیوٹر پر حساب کتاب کیا جاسکتا ہے۔ اس کی مدد سے کتابیں تیار کی جاسکتی ہیں اور سارے دفتری کام بھی کیے جاسکتے ہیں۔

استاد : بچّو! جو کتابیں اور اخبار آپ پڑھتے ہیں وہ بھی اب کمپیوٹر ہی پر تیار ہوتے ہیں۔

حنا : اور میڈم ، ہماری دلچسپی کے لیے بھی تو اس میں کچھ ہوتا ہوگا؟

میڈم : کیوں نہیں۔ کمپیوٹر پر آپ بہت سے کھیل بھی کھیل سکتے ہیں۔

استاد : اچھا بچّو۔ آج کے لیے اتنی باتیں کافی ہیں۔ کمپیوٹر کے بارے میں دوسری بہت سی باتیں ہم کل کی کلاس میں سیکھیں گے۔ (تمام بچّے کمپیوٹر لیب سے خوشی خوشی جماعت کی طرف واپس جاتے ہیں)

معانی واشارات

آشنا کردینا - بتا دینا introduce

وسیلہ - ذریعہ means

مشق

* سوالوں کے جواب لکھیے :

۱۔ سبق کی بات چیت میں کس جماعت کے بچّے حصّہ لے رہے ہیں؟

۲۔ جس کمرے میں کمپیوٹروں پر کام کیا جاتا ہے اسے کیا کہتے ہیں؟

۳۔ کمپیوٹر لیب سے باہر جوتے کیوں اُتار دینے چاہئیں؟

۴۔ کمپیوٹر کے اہم حصّے کون سے ہیں؟

۵۔ کمپیوٹر پر کون سے کام کیے جاتے ہیں؟

* نیچے دیے ہوئے جملے کس نے کہے؟

۱۔ ’’کمرے کے باہر یہ کیوں لکھا ہے کہ جوتے باہر ہی اُتاریے‘‘

۲۔ ’’بچّو ! ہمارے دِماغ کی طرح کمپیوٹر کا بھی دِماغ ہوتا ہے۔‘‘

۳۔ ’’ماؤس تو چوہے کو کہتے ہیں۔‘‘

۴۔ ’’ہماری دِلچسپی کے لیے بھی تو اس میں کچھ ہوتا ہوگا۔‘‘

۵۔ ’’آج کے لیے اتنی باتیں کافی ہیں۔‘‘

ہم یہ کر سکتے ہیں!

۱۔ کمپیوٹر کو on اور off کرنا۔

۲۔ کمپیوٹر پر حساب کتاب کرنا۔

۳۔ کمپیوٹر پر کہانی کی کتاب پڑھنا۔

آئیے، زبان سیکھیں

فعل

- انھوں نے چڑیا کی گردن پر ایک پیلا دھبّا دیکھا۔
- وہ دوڑتے ہوئے اپنے چچا کے پاس آئے۔
- آسمان پر بہت سے پرندے اُڑ رہے ہیں۔
- جوتے باہر ہی اُتاریے۔
- اسے ماؤس کہتے ہیں۔
- ہم ممبئی کی سیر کر چکے تھے۔

ان جملوں کے آخری لفظوں سے کچھ کاموں کے ہونے کا پتا چلتا ہے جیسے دیکھا، آئے، اُڑ رہے ہیں، اُتاریے، کہتے ہیں، کر چکے تھے۔

جن لفظوں سے کام ہونے یا کام کرنے کا مطلب سمجھ میں آئے، انھیں **فعل (verb)** کہتے ہیں۔ فعل زیادہ تر جملے کے آخر میں ہوتا ہے۔

نیچے دیے ہوئے جملوں میں سے فعل کے لفظوں کو تلاش کرکے اپنی بیاض میں لکھیے۔

۱۔ دروازے پر کیا لکھا ہے؟

۲۔ دوسری باتیں ہم کل کی کلاس میں سیکھیں گے۔

۳۔ ان چاروں کے ملنے سے کمپیوٹر بنتا ہے۔

۴۔ میں بتاتی ہوں۔

صفحہ ۳۶ کے جوابات : آم، سیب، پالک، جامن، بینگن، پپیتا

تصویر کی مدد سے کہانی لکھنا

نیچے دی ہوئی تصویروں کی مدد سے کہانی لکھ کر اپنے دوستوں کو سنائیے۔

(۱)

(۲)

(۳)

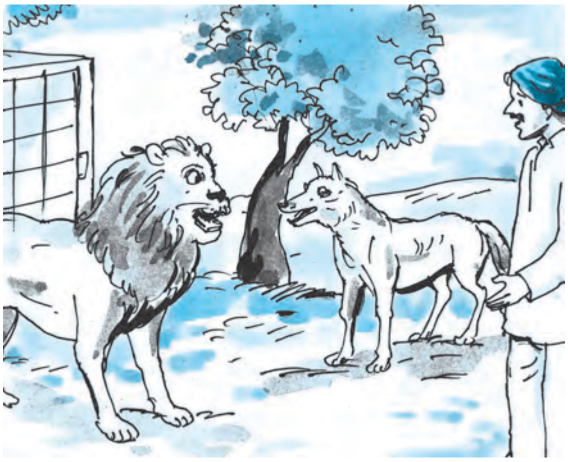

(۴)

اُردوٗ زبان

اُردوٗ دو تہذیبوں کا سنگم ہے۔ یہ ہندوستان میں ہی پیدا ہوئی اور یہیں پھوٗلی پھلی۔ اس کی تحریر میں دریا کی روانی اور سمندر کی گہرائی ہے۔ اس کی تقریر میں ہمالیہ کی بلندی اور طوفانوں کا جوش ہے۔ اس کی شاعری میں پیار و محبّت کا آفاقی جذبہ کوٗٹ کوٗٹ کر بھرا ہوا ہے۔

اُردوٗ ایک شیریں زبان ہے۔ یہ کشمیر سے کنیاکماری تک اور آسام سے گُجرات تک ہندوستان کے کونے کونے میں بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ اُردوٗ سے محبّت کرنے والے لوگ دنیا بھر میں پھیلے ہوئے ہیں۔

آئیے، لطف اُٹھائیں

ایک ہندوستانی سیّاح ایران کی سیاحت کر رہا تھا۔ ایک دن وہ شہر کے بازاروں میں گھوٗم رہا تھا۔ یکایک اسے احساس ہوا کہ وہ اپنے ہوٹل تک واپس جانے کا راستہ بھوٗل گیا ہے۔ وہ اُردوٗ کے سوا کوئی اور زبان نہیں جانتا تھا اس لیے بہت پریشان ہوا۔ پھر اسے یاد آیا کہ اس نے اپنے ملاقاتی کارڈ پر ہوٹل کا نام بڑے بڑے حرفوں میں لکھ رکھا ہے۔ وہ کارڈ اس نے ایک راہ گیر کو دِکھایا اور اشاروں کی مدد سے اسے سمجھایا کہ وہ اس ہوٹل تک جانا چاہتا ہے۔

نیک دل ایرانی راہ گیر نے بیس منٹ کا راستہ طے کر کے اسے ہوٹل پہنچا دیا۔ سیّاح بہت خوش ہوا اور جذباتی ہوکر بار بار اُردوٗ میں اس کا شکریہ ادا کرنے لگا۔ اس پر اس راہ گیر نے حیرت بھرے لہجے میں شُستہ اُردوٗ میں کہا، ’’کمال ہے، یہ بات آپ نے پہلے کیوں نہیں بتائی کہ آپ اُردوٗ جانتے ہیں۔ میں تو آپ کو گوٗنگا اور بہرا سمجھ رہا تھا۔

صلاحیتوں کا تعین - چھٹی جماعت (اُردو - زبانِ دوم)

چھٹی جماعت کے اختتام پر طلبہ میں درج ذیل صلاحیتوں کا فروغ متوقع ہے

نمبر شمار	تدریسی اکائیاں	مطلوبہ استعداد
۱	سُننا	رسمی، غیر رسمی بات چیت میں طلبہ کی شرکت۔ خبریں، کہانیاں، گیت، نظم، تقریر وغیرہ سننا۔ سنے ہوئے مواد کو سمجھنا۔ خبریں اور گیت سننے کے لیے ریڈیو، ٹی وی جیسے صوتی آلات کا استعمال کرنا۔ سمعی مواد کو سننے کا شوق پیدا ہونا۔ نظم، گیت، کہانی سن کر لطف اندوز ہونا۔
۲	بولنا	ہم جماعت ساتھیوں کے ساتھ گفتگو، تہوار و تقریبات میں انتظامی اُمور پر بات چیت کرنا، سیر و تفریح کا حال بیان کرنا۔ ڈراموں کے مکالمے ادا کرنا۔ تقریری مقابلوں میں حصہ لینا۔ نظم، گیت انفرادی اور اجتماعی طور پر گانا۔
۳	پڑھنا	ہم وزن الفاظ کو ایک نظر میں پڑھ لینا۔ جملے، پیراگراف کی بلند خوانی، عبارت کو صحیح رفتار کے ساتھ پڑھنا۔ آواز کے اُتار چڑھاؤ کا خیال رکھ کر عبارت پڑھنا۔ اِردگرد نظر آنے والی تحریریں پڑھنے کی کوشش کرنا۔ درسی کتاب کی بلند خوانی اور خاموش مطالعہ کرنا۔
۴	لکھنا	خوش خط لکھنا۔ الفاظ اور جملے سن کر لکھنا۔ لفظوں کے درمیان مناسب فاصلہ رکھ کر لکھنا۔ لکھتے وقت رموز اوقاف کا خیال رکھنا اور ان کی علامتوں کو استعمال کرنا۔ تصویروں سے متعلق حاصل شدہ معلومات کو اپنے الفاظ میں لکھنا۔ کسی واقعے کا تحریری اظہار کرنا۔ لکھتے وقت ہونے والی غلطیوں کو سمجھنا۔ درسی کتاب کے سوالوں کے جواب لکھنا۔ آٹھ دس سطروں میں مانوس جانور/ پرندے پر مضمون لکھنا۔ لکھنے میں تسلسل کا خیال رکھنا۔
۵	قواعد	سابقہ جماعت میں پڑھے ہوئے قواعد کا اعادہ۔ فعل، صفت، جنس، تعداد کا تعارف اور درسی کتاب سے مثالیں۔ (قواعد کا حصہ درسی کتاب ہی پر منحصر ہوگا مگر مثالیں نصابی کتاب سے باہر کی دی جاسکتی ہیں)
۶	مضمون نویسی تخلیقی اظہار	پانچ تا چھے مضامین۔ ہر مضمون چھے سے آٹھ سطروں کا ہو۔ موضوعات آسان اور روزمرہ کی زندگی سے مربوط ہوں۔ کہانی کہنا، کہانی بنانا، کہانی مکمل کرنا (دیے ہوئے خاکے کے مطابق)
۷	ترجمہ	انگریزی/ مراٹھی/ ہندی کے چند جملوں کا اُردو میں ترجمہ کرنا۔

مہاراشٹر راجیہ پاٹھیہ پستک نرمتی وابھیاس کرم سنشودھن منڈل، پونہ

MAHARASHTRA STATE BUREAU OF TEXTBOOK PRODUCTION AND CURRICULUM RESEARCH, PUNE.

तारूफे उर्दू (उर्दू) इ. ६वी

₹ 27.00